www.KitaboSunnat.com

مکتبۃ الفہیم
مئوناتھ بھنجن یوپی
MAKTABA AL-FAHEEM-MAU

خواب ہائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں کیا دیکھا؟

تالیف
فضل اللہ محمد الیاس سلفی

مکتبۃ الفہیم
مئوناتھ بھنجن یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مکتبۃ الفہیم
MAKTABA AL-FAHEEM-MAU

خواب ہائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں کیا دیکھا؟

تالیف
فضل اللہ محمد الیاس سلفی

مکتبۃ الفہیم
مئوناتھ بھنجن یوپی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : رسول اللہ ﷺ نے خواب میں کیا دیکھا؟

تالیف : فضل اللہ محمد الیاس سلفی

طابع وناشر : مکتبۃ الفہیم مئوناتھ بھنجن یوپی

سال اشاعت : اکتوبر ۲۰۱۳ء

تعداد اشاعت : ایک ہزار ایک سو

صفحات : 64

باہتمام

شفیق الرحمٰن، عزیز الرحمٰن

مکتبۃ الفہیم مئوناتھ بھنجن یوپی

MAKTABA AL-FAHEEM
Raihan Market, 1st Floor, Dhobia Imli Road
Sadar Chowk, Maunath Bhanjan - (U.P.) 275101
Ph.: (O) 0547-2222013, Mob. 9236761926, 9889123129, 9336010224
Email :faheembooks@gmail.com
WWW.faheembooks.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
5	نقش اول	۱
18	خواب اچھے یا بُرے،کوئی دیکھے تو کیا کرے	۲
11	خواب میں مسواک	۳
14	دودھ (علم) کی اہمیت وافادیت	۴
16	تلواراور ذبح ہوتی ہوئی گائیں	۵
19	شادی سے پہلے مخطوبہ کو دیکھنا	۶
22	جامع کلام اور زمین کے خزانے	۷
25	مدینہ کی وباء سیاہ فام عورت کی شکل میں	۸
28	جنت میں قصر عمر رضی اللہ عنہ	۹
31	دن کے ایک خواب میں	۱۰
34	خواب میں آرام	۱۱
36	کنویں سے پانی نکالنا	۱۲
39	شب معراج میں	۱۳
53	دنیا کی بلندی اور دین کی بہتری	۱۴
55	جنت میں دخول کا شرف	۱۵
57	حضرت عبداللہ بن سلام ایک باغ میں	۱۶
60	عورتوں کا خواب	۱۷
63	بہ حالتِ خواب خانہ کعبہ کا طواف	۱۸
66	.....کہ میں نے خواب دیکھا ہے	۱۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقش اول

الحمد لله رب العالمين، والعاقبة للمتقين، والصلوة والسلام على نبينا محمد وعلىٰ آله وصحبه اجمعين. امابعد!

انسان حالت بیداری میں جس طرح اللہ کی تخلیق، اس حسین کائنات اور اس کی بوقلمونیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر متاثر ہوتا ہے۔ اس دنیا میں موجودات پر نظر دوڑا کر ایک اثر لیتا اور مختلف چیزوں کا مشاہدہ کر اپنا کوئی خیال ظاہر کرتا ہے، اسی طرح وہ بحالت خواب بھی بہت ساری چیزوں کو دیکھتا اور خوش گوار اثر قبول کرتا ہے۔ وہ خوابیدہ نگاہوں سے بہت کچھ ایسا دیکھ لیتا ہے، جسے وہ بحالت بیداری بھی نہیں دیکھ پاتا اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھی ہوئی چیزوں کو بعینہٖ یا پھر کچھ مختلف صورتوں میں دیکھتا رہتا ہے۔ کبھی کچھ دیکھ کر وہ خوش ہو جاتا ہے اور بیداری کے بعد اپنے احباب و متعلقین کے پاس اس کا ذکر کرتا ہے۔ مگر کبھی کوئی ایسا خواب بھی نظر آ جاتا ہے جسے دیکھ کر اس پر خوف و ہراس طاری ہونے لگتا ہے اور گھبرا کر چیختے چلاتے اٹھ بیٹھتا ہے اور عموماً کسی کے پاس اس کا ذکر کرنا اچھا نہیں سمجھتا۔ سمجھنا بھی نہیں چاہئے کہ اچھے خواب جس طرح اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اسی طرح خراب اور برے خواب شیطان کی طرف سے۔

اسی لئے حدیث شریف میں رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ: " اذا رأى احدكم رؤيا يحبها فانها هي من الله فليحمد الله عليها وليحدث بها واذا رأى غير ذلك مما يكره فإنما هي من الشيطان فليستعذ من شرها ولا يذكرها لاحد فانها لا تضره (صحیح بخاری، كتاب التعبير، باب الرؤيا من الله) تم میں جب کوئی ایسا خواب دیکھے، جسے وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہے، لہذا اسے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور اگر اس کے سوا کوئی ایسا خواب دیکھے، جو اسے پسند نہیں تو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ لہذا اسے (برے خواب) کی خرابی و برائی سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے۔ اور (ساتھ ہی) کسی سے اس کا ذکر نہیں کرے تو وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔

اچھے اور سچے خواب کو نبوت کا چھیالیسواں حصہ بھی قرار دیا گیا ہے۔ (بخاری) پھر تو انبیاء کے دیکھے گئے خواب ہمیشہ اچھے اور سچے ہی ہوں گے، کیونکہ وہ سراپا خیر اور اللہ کی طرف سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں جو سب خواب دیکھے، وہ نہ کہ صرف اچھے سچے اور مبنی بر حقیقت ہیں۔ بلکہ ان کو تشریعی حیثیت بھی حاصل ہے۔ آنحضور ﷺ کے دیکھے گئے وہ پاکیزہ و مقدس خواب اپنے میں بے مثل و لاجواب ہیں۔ ان کے اندر ہمارے لئے درس و عبرت بھی ہے اور بعض احکام و مسائل کی طرف رمز و اشارہ بھی۔ ان پر ہمارا ویسا ہی ایمان و عقیدہ ہونا چاہئے جیسا آپ کے دیگر ارشادات و فرمودات پر۔ کیونکہ اللہ کی طرف سے آپ نے جو کچھ خواب میں دیکھا، وہ حرف بہ حرف صادق آیا اور بعض اہم متعلقہ خواب کو تشریعی حیثیت حاصل ہوئی۔

زیر نظر مجموعہ ''خوابہائے رسول۔ صلی اللہ علیہ وسلم'' میں آپ کے ان پاکیزہ و جامع خیر خوابوں کا ذکر کیا گیا ہے، جو (ایک دو کے علاوہ) صحیح بخاری شریف کے اندر ''کتاب التعبیر'' میں مختلف ابواب کے تحت مروی ہیں۔ حدیث کی دیگر کتابوں میں بھی آنحضور ﷺ کے دیکھے گئے خواب اور بہت سے خوابوں کا ذکر ہوا ہے۔ مگر ''درس حدیث'' کے طور پر ''نوائے اسلام، دہلی'' کے مختلف شماروں میں شائع وہ ساری احادیث صحیح بخاری سے ہی ماخوذ و منقول ہیں۔ اس لئے ان کی متفقہ صحت اور خواب کے ضمن میں مذکور آپ کے ارشادات و فرمودات کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر یہاں صرف انہیں احادیث کو یکجا و مرتب کیا گیا ہے۔

یہ کتاب بعنوان ''مجموعہ خواب'' دراصل ایک ''مجموعہ حقائق'' ہے۔ پاکیزہ خوابوں کے اس مقدس سفر میں آپ کے ہمراہ ہوگا ایک سبق، درس و عبرت اور پند و موعظت خوابوں کی تعبیر اور صداقت و حقانیت۔ اس موقع پر میں اپنے عزیز و محترم مولوی وصی الرحمٰن سلفی (مدرس مدرسہ اسلامیہ بھوارہ مدھوبنی) کا خاص طور پر شکر گذار ہوں کہ انہوں نے میری پراگندہ ایسی تحریروں کو بہ حسن و خوبی یکجا کر کے اپنا تعاون پیش کیا۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔ اللہ کرے یہ مجموعہ ہر خاص و عام کے لئے مفید اور مرتب و ناشر کے علاوہ اس سلسلے میں معاون سب حضرات کے لئے حسنات میں شامل ہو (آمین) انہ سمیع قریب مجیب۔

فضل اللہ محمد الیاس سلفی

بروز جمعہ ۱۰/رجب المرجب ۱۴۲۵ھ

موافق: ۲۷/۸/۲۰۰۴ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواب اچھے یا برے کوئی دیکھے تو کیا کرے

عن ابی قتادۃ قال: سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول: الرؤیا من اللہ والحلم من الشیطان فاذا رأی احدکم شیئا یکرھه فلینفث، حین یستیقظ ثلاث مرات و یتعوذ من شرھا، فانھا لا تضرہ"

(الصحیح للبخاری ، کتاب الطب، باب النفث فی الرقیۃ)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا سچا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے، اس لئے جب تم میں کوئی کچھ ایسا (خواب میں) دیکھے جو اس کو خراب لگے تو بیدار ہونے پر تین بار تھو، کردے اور اس کے شر سے (اللہ کی) پناہ مانگے اس طرح وہ اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

خواب بھی ایک عجیب حقیقت کا نام ہے جس کے ذریعہ انسان کچھ ایسے مناظر و مشاہد کو دیکھ جاتا ہے جن کو بیداری کی حالت میں دیکھ پانا اس کے لئے ناممکنات میں سے ہوتا ہے اور پہلے سے مکمل تصور بھی اس کے دل و دماغ میں نہیں رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ عجیب عجیب خواب دیکھنے کا ذکر کرتا ہے اور ایک دوسرے کے پاس اس کو بیان بھی کرتا ہے۔ یہ عجیب و غریب کبھی سچے بھی ہوتے ہیں، کبھی غلط و خراب بھی، کبھی گندے اور بھیانک و خوفناک بھی اور کبھی گڈ مڈ قسم کے غیر واضح بھی۔ حضرت ابراہیمؑ نے جب اپنے فرزند حضرت اسماعیل سے ذکر کیا تھا کہ ﴿یَا بُنَیَّ إِنِّیْ أَرَی فِیْ الْمَنَامِ أَنِّیْ أَذْبَحُکَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَی﴾ (الصافات:۱۰۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کررہا ہوں۔ تم سوچو کہ تمہاری کیا رائے ہوتی ہے؟ تو یہ بھی ایک عجیب خواب تھا کہ ہزار منت دعا کے بعد بوڑھے باپ کا سہارا بننے والا بیٹا جب عنفوان شباب میں قدم رکھنے لگا اور باپ کے ساتھ دوڑ لگانے کے قابل ہوگیا تو حضرت ابراہیم نے اپنے اس لخت جگر کو خواب میں ذبح کرتے دیکھا، جو" عجیب خواب" نہ کہ صرف سچ تھا بلکہ ربانی حکم تھا اور اس کی تعمیل ان کے لئے ضروری تھی۔ اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ سچا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ یوں بھی ایک سچے مومن کا خواب نبوت کا چھیالسواں حصہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

" رؤيا المومن جزء من ستة و أربعين جزء من النبوة"

(الصحيح للبخاری کتاب التعبير : باب من رأى ﷺ في المنام)

یعنی مومن کا خواب نبوت کے چھیالس اجزاء میں سے ایک حصہ ہے، ظاہر ہے کہ ایسے صاف ستھرے اور اچھے سچے خواب اللہ کی طرف سے ہو سکتے ہیں جو کسی کے لئے سعادت و نیک بختی کی ہی بات ہو سکتی ہے اور اس کے لئے اللہ کا شکر بھی اسے ادا کرنا چاہئے۔ مفہوم ہے کہ ہرکس و ناکس اچھا سچا خواب نہیں دیکھ سکتا ہے۔ مگر ایسا ممکن ہے کہ ایک مومن بھی کوئی ایسا خواب دیکھ لے، جو اسے ناپسند ہو اور اس میں شر کا پہلو بھی ہو، تب ہی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:" برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، اس لئے تم میں جب کوئی کچھ ایسا (خواب میں) دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو بیدار ہوتے وقت تین دفعہ تھوکر دے اور اس کے شر سے (اللہ کی) پناہ مانگے۔

یہاں ایک یہ بھی بات قابل غور ہے کہ خواب میں انسان کچھ دیکھنے کے لئے مختار یا پھر ایک طرح سے مجبور ہی ہوتا ہے، وہ صحیح و غلط، رد و نارد اور اچھا و خراب سبھی طرح کے مناظر ہوتے ہیں اور ایسی حالت میں غض بصر کا بھی سوال نہیں پیدا ہوتا...... مگر عفت و پاکیزگی اور اللہ سے استعانت کا اتنا خیال کہ اگر آدمی سو کر بیدار ہو تو فوراً اس طرح کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برے خواب دیکھنے پر اللہ کی پناہ مانگے اور خواب میں شر کے پہلو سے بچے رہنے کے لئے اللہ سے مدد مانگے تو پھر یہ کیسے باور کرلیا جائے کہ حالت ہوش وحواس اور عالم بیداری وشعور میں ایک مسلمان قصداً ممنوعہ چیزوں کو دیکھنے کی جسارت اور ''غض بصر'' کے حکم کے باوجود اس سے ہی ''چشم پوشی'' کرے۔ شریعت میں جیسے برا بولنا اور کرنا ممنوع ہے، ویسے برا دیکھنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ نہیں دیکھنا ہماری وہی مجبوری ہونی چاہئے، جیسے خواب میں دیکھنا مجبوری۔ جہاں ہمارے ارادہ واختیار کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ جب وہاں سے آزاد ہونے کے بعد ہی اسلامی تعلیم وادب پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔ تو پھر جہاں ہمارے ارادہ و اختیار سے ایسی کوئی غلطی ہو جائے جو نہیں ہونی چاہئے تو پھر وہاں ہم کیوں نہیں اسلامی تعلیم پر عمل کریں اور اللہ کی رضا کے لئے ایسے سبھی کاموں سے باز رہنے کی کوشش کریں جو ممنوع بھی ہیں اور ان کے شر سے ہم بچ بھی نہیں سکتے ہیں۔ الا ان یشاء اللہ .

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواب میں مسواک

عن ابن عمر رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: اتسوک بسواک فجاء نی رجلان احدهما اکبر من الآخر، فناولت السواک الأصغر منهما، فقیل لی کبر، فدفعته إلی الاکبر منهما

(البخاری، کتاب الوضوء باب رفع السواك إلى الأكبر)

حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مجھے (خواب میں) دکھلایا گیا کہ میں مسواک کر رہا ہوں اور (اسی دوران) دو آدمی میرے پاس آئے، جن میں ایک دوسرے سے بڑا تھا پھر میں نے مسواک دونوں میں سے چھوٹے کو دینا چاہا تو مجھ سے کہا گیا کہ مسواک بڑے کو دیں۔ چنانچہ میں نے مسواک ان میں سے بڑے کو دے دیا۔

خواب ایک ایسی حقیقت کا نام ہے جو بند آنکھوں سے بھی نظر آنے کے باوجود اس کے کچھ معنی رکھتی ہے۔ چونکہ بہت سے خواب غلط، برے اور مشتبہ بھی ہوتے ہیں۔ مگر جو صحیح سچے اچھے خواب ہوتے ہیں ان کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔ بسا اوقات خواب اشارے ہوتے ہیں جن کی تاویل اور تعبیر کی جاتی ہے، ان کے اندر درس اور سبق ہوتا ہے، تنبیہ اور تاکید ہوتی ہے، اللہ کا حکم ہو تو اس کی تعمیل مقصود ہوتی ہے۔ ایسے خواب اکثر اللہ کے صالح و نیک مومن بندے ہی دیکھا کرتے ہیں۔ کیونکہ سچا خواب نبوت کا چھیالسواں حصہ ہوتا ہے۔ جو کسی بدعمل، فاسق و بدکار اور غلط انسان کے حصے میں نہیں جا سکتا ہے۔ پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو خواب خود کوئی نبی دیکھیں تو اس کی صداقت اور حقانیت میں بھلا کسی کو شبہ ہو سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے بھی ایسے بہت سے خواب دیکھے ہیں جو اچھے اور سچے تھے اور صحیح ثابت ہوئے۔ ان میں سے درس اور سبق بھی ملتا ہے ان کے اندر پندار بھی ہے اور آئندہ پیش آنے والے امور کی پیشین گوئی بھی۔ رسول اللہ ﷺ کے دیکھے گئے ایسے سبھی خوابوں پر ایمان رکھنا اور ان کی صداقت وحقانیت پر یقین رکھنا ہمارے اسلامی عقیدے کا ایک تقاضا ہے۔ مذکورہ بالا حدیث میں آنحضرت ﷺ کے ایک خواب کا تذکرہ ہوا ہے، جیسا کہ آپ خود ہی بیان فرماتے ہیں کہ مجھے خواب میں دکھلایا گیا کہ میں مسواک کر رہا ہوں اور اسی دوران دو آدمی میرے پاس آئے جن میں ایک دوسرے سے بڑا تھا، پھر میں نے مسواک دونوں میں سے چھوٹے کو دینا چاہا تو مجھ سے کہا گیا کہ مسواک بڑے کو دیں۔ چنانچہ میں نے مسواک (دونوں) میں سے بڑے کو دے دیا۔

مسواک سے آنحضور ﷺ کا لگاؤ، شریعت میں اس کی اہمیت وافادیت یہ سب معلوم اور مشہور باتیں ہیں۔ خود اس خواب سے مسواک کی اہمیت واضح ہوتی ہے اور اس سے آپ کے لگاؤ کا پتہ چلتا ہے۔ امت کی دشواری اور پریشانی کا اگر آنحضور ﷺ کو خیال نہیں ہوتا تو پھر آپ ہر نماز کے وقت لوگوں کو مسواک کرنے کا حکم دیتے، دوسری بات یہ ہے کہ تعامل اور کچھ لینے دینے میں، بیٹھنے بٹھانے اور بات کرنے میں بڑے چھوٹے کا خیال رکھنا چاہئے، ایسا ہر کام جس سے بڑوں کو تکلیف ہو اس سے بچنا چاہئے اور بڑوں کو ترجیح دے کر ہی کچھ کرنا چاہئے، جیسا کہ خود آں حضور ﷺ سے کہا گیا کہ مسواک بڑے کو دیں تو یہ ایک طرح کا حکم تھا، جس کی تعمیل بھی آپ نے اسی وقت کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ (خواب میں) سونے کے دو کنگن اپنے ہاتھ میں دیکھے، جس مسئلہ نے مجھے فکر مند بنا دیا، پھر مجھے خواب ہی میں وحی کی گئی کہ ان پر پھونک ماروں تو میں نے ان کو پھونکا، چنانچہ وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں کنگن اڑ گئے۔ اس کی تعبیر میں نے یہ نکا لی کہ میرے بعد (نبوت کے) دو جھوٹے دعویدار پیدا ہوں گے، جن میں سے ایک عنسی اور دوسرا مسیلمہ ہے۔

(البخاری، کتاب المغازی)

وہ جو کہتے ہیں کہ

نہ جا ظاہر پرستی پر اگر کچھ عقل و دانش ہے

چمکتا جو نظر آتا ہے وہ سونا نہیں ہوتا

لیکن خواب میں دکھلائے گئے وہ دونوں کنگن سونا ہی کے تھے، مگر اس کے باوجود ان کی بے وقعتی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب ان پر پھونک ماری گئی تو وہ اڑ گئے، جس کی تعبیر آپ نے یہ بتائی کہ میرے بعد نبوت کے دو جھوٹے دعویدار سر اٹھائیں گے جن کی کوئی حقیقت اور وقعت نہیں ہوگی اور اپنے مقصد میں وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔ اس سے یہ بات بھی سمجھ میں آتی ہے کہ کوئی چیز بظاہر سونے جیسی صرف چمکدار ہی نہیں بلکہ قیمتی بھی ہو سکتی ہے۔ مگر حقیقت میں بہ باطن اس کا کوئی وزن نہیں ہوگا اور اصل میں اس کی کوئی حقیقت و اہمیت نہیں ہوگی۔ سوء اتفاق کہ عصر حاضر میں ایسی بہت ساری چیزیں نظر کے سامنے آتی ہیں، جو بہت پر کشش ہوتی ہیں اور ان کی بڑی قیمت و اہمیت بھی بتلائی جاتی ہے مگر وہ سراپا جھوٹ اور فریب ہوتی ہیں۔ لغو اور لایعنی باتوں کو بامعنی بتا کر بہ زور زبردستی ہی سہی مگر پیش کیا جاتا ہے اور لوگوں کو ان باتوں میں پھانسنے کی ناروا کوشش کی جاتی ہے۔ جن کی عقل میں خلل اور شعور میں شگاف ہوتا ہے وہ پہلے پھنستے ہیں، پھر دھنستے ہیں اور اس کے بعد برباد ہو جاتے ہیں۔ مگر زندہ عقل و شعور والے ہمہ وقت ہوشیار اور ہر طرح سے کامیاب رہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دودھ (علم) کی اہمیت وافادیت

عن الزهری قال: اخبرنی حمزة عن ابيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: بينما أنا نائم شربت: يعنى اللبن حتى انظر الى الرّى يجرى فى ظفرى او فى اظفارى ثم ناولت عمر قالوا فما اولته يا رسول الله؟ قال العلم.

(الصحيح للبخاری، کتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر رضی الله عنه)

امام زہری کا بیان ہے کہ حمزہ نے مجھے اپنے والد کے واسطے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا تھا تو (خواب میں دیکھا کہ) دودھ پیا ہوں، حتیٰ کہ میں اپنے ناخن میں (اس کی) سیرابی اور رمق بھی دیکھ رہا تھا، پھر میں نے (باقی ماندہ دودھ) عمر کو دے دیا۔ صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر نکالی تو آپ نے فرمایا کہ علم۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں جو سب خواب دیکھے ہیں ان کی صداقت و حقانیت تو خیر اپنی جگہ مسلم ہے اور ان پر ایمان رکھنا بھی ہمارے صحیح اسلامی عقیدے کا لازمی جزء ہے۔ مگر شریعت میں معنوی اعتبار سے بھی ان خوابوں کی بڑی اہمیت ہے اور ان کے ذریعہ ہمیں کئی طرح کے سبق بھی ملتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ خواب عموماً محض اشارے ہوتے ہیں اور ان کو سمجھ کر تعبیر نکالی یا بتائی جاتی ہے۔ خود مذکورہ حدیث میں آپ دیکھ رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے دودھ پیا ہے اور اس کی تازگی واثر بھی اپنے ناخن میں دیکھ رہا ہوں۔ پھر میں نے باقی دودھ عمر کو دے دیا، صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کی تعبیر کیا نکالی؟ تو آپ نے فرمایا: علم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دودھ ایسا مشروب ہے جس کو اس اعتبار سے ماکولات میں شمار کیا جا سکتا ہے کہ اسے ''مکمل غذا'' کہا گیا ہے۔ اس کی غذائیت اور اہمیت وافادیت ہر خاص وعام میں مشہور ہے۔ انسان کو سب سے پہلے پیدائش کے بعد جو چیز غذا کے طور پر ملتی ہے وہ یہی دودھ ہے۔ ماں کا دودھ، اس دودھ کا رشتہ بھی بڑا گہرا اور دوررس ہوتا ہے۔ یوں بھی دودھ کا قرض اور نمک کی شریعت میں دونوں ہی بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ کھانے میں نمک کی اہمیت سے بھلا کیسے انکار ہوسکتا ہے۔ مگر دودھ کے بے شمار فوائد کا اعتراف تو ہر کسی کو ہوسکتا ہے اسی وجہ سے تو خواب میں دیکھے گئے دودھ کی تعبیر آنحضور ﷺ نے علم بتایا کیونکہ علم کے بھی بڑے فائدے ہیں۔ حافظ ابن حجر اس حدیث کے ضمن میں بیان فرماتے ہیں کہ دودھ کی تعبیر علم بتانے کی وجہ، بہ کثرت فائدے اور صحت ودرستی کا قدر مشترک ہے۔ اس لئے دودھ ظاہری و جسمانی غذا ہے اور علم معنوی غذا (فتح الباری ۷/۴۶) اس حدیث سے علم کی اہمیت واضح ہونے کے ساتھ ساتھ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بھی فضیلت و منقبت سمجھ میں آتی ہے۔ بلکہ اس حدیث کو امام بخاریؒ نے انہی کی منقبت کے بیان میں ذکر بھی کیا ہے۔

جسمانی طاقت وقوت کے لئے جس دودھ کی اہمیت وافادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے اسی طرح ذہنی وفکری صلابت وصلاحیت کے لئے علم کی بھی ضرورت واہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ہمارے لئے رسول اللہ ﷺ کے اس مبارک خواب میں یہ سبق موجود ہے کہ ہم دودھ کے اشارے سے علم کی اہمیت سمجھیں اور خود کو زیور علم وفن سے آراستہ کریں جیسے ہم مقوی غذاؤں سے اپنے آپ کو توانا بنانے کی ہر ممکن جدوجہد کرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلوار اور ذبح ہوتی ہوئی گائیں

عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال: رأیت فی رؤیای أنی هززت سیفا فانقطع صدره، فاذاهو ما اصیب من المومنین یوم أحد ثم هززته اخری فعاد کأحسن ما کان فاذا هو ما جاء به الله من الفتح واجتماع المؤمنین رأیت فیها بقرا، والله خیر، فاذا هم المومنون یوم احد.

(الصحیح للبخاری کتاب المغازی، باب من قتل من المسلمین یوم احد)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک تلوار ہلائی اور اس کو سرا ٹوٹ گیا جس کی تعبیر غزوہ احد میں شہید ہونے والے مسلمانوں سے تھی۔ میں نے اس کو پھر ہلایا تو وہ پہلے سے بھی زیادہ بہتر ہوگئی، جس کی تعبیر یہ تھی کہ اللہ نے فتح و کامرانی اور مسلمانوں کے باہمی اتحاد سے نوازا اور میں نے خواب میں کچھ گائیں دیکھیں (جو ذبح ہو رہی تھیں) اور اللہ کے سب کام بہتر ہوتے ہیں۔ اس سے اشارہ غزوہ احد میں شہید ہونے والے مسلمانوں کی طرف تھا۔

دیگر اور خوابوں کی طرح رسول اللہ ﷺ کا یہ خواب بھی ایک سچا خواب تھا اور اس کی تعبیر بھی بالکل صحیح ثابت ہوئی۔ اس خواب کا تعلق شوال ۳ھ میں وقوع پذیر غزوہ احد سے ہے جس میں ابتداء مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی تھی مگر جن تیراندازوں کو رسول اللہ ﷺ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبل احد پر مقرر کیا تھا اور کہا تھا کہ اگر ہمیں چڑیا بھی اچک کر لے جائیں تو بھی اپنی جگہ نہیں چھوڑنا۔انہوں نے مال غنیمت لوٹنے کے لئے اپنی جگہیں چھوڑ دیں اور خالد بن ولید نے اس طرف سے حملہ کر دیا اور مسلمانوں کی فتح شکست میں بدل گئی۔(بحوالہ تیسیر الرحمٰن لبیان القرآن ۱/۲۰۴)اس جنگ میں تقریباً ستر انصاری صحابہ اور چھ مہاجرین شہید ہوئے تھے۔ آں حضورﷺ نے جو یہ خواب دیکھا کہ میں نے ایک تلوار ہلائی تو اس کا سرا ٹوٹ گیا تو اس کی تعبیر یہ نکلی کہ غزوہ احد میں مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا۔تلوار کا سرا ٹوٹنا ایک منفی صورت حال ہے جو کسی منفی انجام سے ہی تعبیر ہو سکتی ہے اور ایسا ہی ہوا بھی۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ پیش آنے والے واقعہ سے متعلق اللہ نے اپنے نبیﷺ کو جیسے کبھی بذریعہ وحی مطلع کر دیا تھا ویسے ہی کبھی بذریعہ خواب بھی باخبر کر دیا کرتا تھا۔فرق صرف یہ ہے کہ خواب کبھی عموماً اشارے ہوتے ہیں مگر صداقت وحقانیت یہاں بھی نبوت سے دامن کش نہیں ہوتی اور ہمیں اس پر ایمان رکھنا پڑتا ہے۔

خواب نبیﷺ میں ذکر ہوا ہے کہ آنحضورﷺ نے جب تلوار دوسری دفعہ ہلائی تو وہ پہلے سے بھی بہتر حالت میں ہو گئی جو فتح وکامرانی اور مسلمانوں کے اس لڑائی میں پھر سے متحد ہونے سے عبارت ہے۔پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ مسلمانوں کی فتح شکست میں بدل گئی تو اس کی وجہ یہ تھی کہ جن تیراندازوں کو رسول اللہﷺ نے احد پہاڑی پر بہر حال جمے رہنے کی تاکید کی تھی وہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے اور اس طرح سے آپ کی مکمل اطاعت کا ثبوت نہیں دیا۔نتیجہ سامنے آیا کہ ان کی فتح شکست میں بدل گئی۔آج ہم بھی اپنی ذاتی غرض ومنفعت کی خاطر شریعت کے سارے احکام پس پشت ڈال دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی صریح مخالفت کر رہے ہیں اور خواہش نفس کی پیروی میں سب کچھ بھلا بیٹھے ہیں نتیجہ سامنے ہے ذلت وخواری اور رسوائی کا۔ہر محاذ پر ہم ایک ''شکست'' سے دوچار ہیں اور کامیابی و

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کامرانی ہم سے منھ موڑے جیسے دور کھڑی ہے۔ اللہ نے سچ ہی فرمایا ہوا ہے: " **ومن یطع اللہ و رسوله فقد فاز فوزا عظیما** " جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ ایک بڑی کامیابی سے ہمکنار ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ جب مسلمانوں کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور وہ نئے سرے سے متحد ہو گئے تو اللہ نے ان کو اخیر میں فتح و کامرانی سے نوازا اور دشمنوں کے دل میں ان کا رعب ڈال دیا، جس کے سبب دشمنان اسلام بھاگ کھڑے ہوئے۔ یہ ایک مثبت صورت حال اور مسلمانوں کے لئے ایک اچھی بات تھی، جو دوبارہ آپ کے تلوار ہلانے پر اپنی پہلے سے بہتر حالت میں لوٹ آنے سے متعلق خواب کی ایک سچی تعبیر تھی۔ عموماً ہوتا یہ ہے کہ جب کوئی چیز ٹوٹ جاتی ہے تو وہ جڑ جانے کے بعد بھی عیب دار ہو جاتی ہے اور اس نقص چھپ نہیں پاتا ہے۔ مگر حدیث میں بیان ہوا ہے کہ (تلوار ٹوٹنے کے بعد) جب اس کو دوبارہ ہلایا گیا تو وہ پہلے سے بھی زیادہ بہتر حالت میں ہو گئی۔ مطلب انجام کار، مسلمانوں کو ملی فتح و کامرانی نے ان کے شکست کے نقص کو یکسر ختم کر دیا اور وہ پہلے سے زیادہ بہتر حالت میں ہو گئے۔

آں حضور ﷺ نے خواب میں کچھ ذبح ہوئی گایوں کو بھی دیکھا، جو غزوۂ احد میں شہید ہونے والے مسلمانوں کی طرف ایک اشارہ تھا۔ شہادت کا یہ اعلی مقام خود جہاد میں شریک ہونے والے سبھی لوگوں کو حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ سعید و خوش بخت لوگ ہی اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہو پاتے ہیں۔ بہ ظاہر جان جاتی ہے۔ مگر بہ باطن شان بڑھتی ہے اور ایسے لوگ "زندۂ جاوید" بن جاتے ہیں۔ یہ انجام بھی ان کے لئے خیر ثابت ہوتا ہے اور کیوں نہ ہو کہ اللہ کے سبھی کام خیر ہی ہوتے ہیں آخر یہ خواب بھی تو آں حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ہی دکھلایا اور پھر آپ نے صحابہ کرام کو بتلایا جس سے بہت ساری صحیح اور سچی باتیں معلوم ہوئیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شادی سے پہلے مخطوبہ کو دیکھنا

عن عائشة قالت: قال لی رسول الله ﷺ أریتک فی المنام یجیٔ بک الملک فی سرقة حریر فقال لی هذه امرأتک، فکشفت عن وجهک فاذا أنت هی فقلت ان یک هذا من عند الله یمضیه.

(الصحیح للبخاری، کتاب النکاح، باب النظر إلی المرء قبل التزویج)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا (شادی سے پہلے) تم مجھے خواب میں دکھلائی گئی کہ فرشتہ (حضرت جبرئیل) تمہاری صورت ریشم کے ایک ٹکڑے میں لیکر آئے ہیں اور انہوں نے مجھے بتایا کہ آپ کی بیوی ہے۔ چنانچہ میں نے جو تمہارا چہرہ کھولا تو وہ تم ہی تھی۔ میں نے اس پر کہا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے ضرور پورا کرے گا۔

رسول اللہ ﷺ کے دیکھے گئے سارے خواب برحق ہیں اور ان کو وحی کا درجہ حاصل ہے، پھر وحی کی اسلام میں تشریعی حیثیت ہے اس کا انکار بھلا کیسے ہوسکتا ہے؟ اس کو ہوسکتا ہے جو بجائے خود منکر حدیث سے ہی نہیں منکر اسلام ہو، کیونکہ اسلام وحی متلو (قرآن) اور غیر متلو (سنت رسول) دونوں ہی عبارت ہے۔ آں حضور ﷺ نے جس طرح قرآن کی روشنی میں احکام مسائل کی تعلیم دی ہے، اسی طرح اپنے اقوال وافعال سے بھی ہمارے لئے مامورات ومنہیات کی وضاحت کی ہے۔ خواہ ان کا تعلق بیداری کی حالت میں نازل ہونے والی وحی سے ہو یا نیند کی حالت میں دیکھے گئے خواب سے۔ آپ نے خواب کی بنیاد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر بھی ایسی بہت ساری باتیں بتائی ہیں جن کا تعلق شرعی امور سے ہے اور ان کو تشریعی حیثیت حاصل ہے۔آپ سطور بالا میں منقول حدیث اور اس کا ترجمہ بھی ملاحظہ فرمارہے ہیں اس کا تعلق ایک اہم شرعی مسئلہ سے ہے۔جس کو امام بخاریؒ نے کئی اور مقام پر ذکر کرنے کے علاوہ ''کتاب النکاح'' میں شادی سے پہلے زوجیت میں آنے والی لڑکی رعورت کو دیکھ لینے کے بیان میں منعقد باب کے تحت بھی ذکر کیا ہے۔

نکاح وشادی کا معاملہ بنیادی طور پر زندگی بھر کا مسئلہ ہے، یہ کوئی چہار روزہ تماشا نہیں کہ دیکھا سنا اور پھر بس۔زندگی اگر کسی طرح کے ایک سفر سے عبارت ہے تو پھر مرد و زن میں سے ہر ایک دوسرے کا ہمسفر،اس کے انتخاب میں احتیاط ایک تقاضا ہے،کوئی ''فیشن'' نہیں۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اونٹ پہ سوار ہونے والی (عرب کی) بہترین عورتوں میں سے قریش کی صالح و نیک خاتون ہیں جو بچے پہ اس کے بچپن میں بہت رحم دل ومہربان اور شوہر کے مال و اسباب کے لئے بہت محافظ ہوتی ہیں۔ (الصحیح للبخاری، کتاب النکاح، باب النظر إلی من ینکح وای النساء خیر) یعنی آدمی کسی سے نکاح کرے اور یہ کہ کون سی عورت زیادہ بہتر ہے۔باب کے الفاظ انتخاب میں احتیاط کا اشاریہ ہیں اور اس کی تاکید بھی۔آپ کے بس میں ہے، افسوس کر لیجئے کہ آج مسلم معاشرے میں اس موضوع پر ''اظہار خیال'' کے لئے کہیں تو حکم امتناعی (کرفیو) نافذ ہے اور کہیں یہ شوخی و آزادخیالی اور متعلقہ فرد کی بے پہرہ سوچ کا نتیجہ،خدا خیر کرے،سب کچھ الٹا پلٹا،کہہ لیجئے نا۔

مور چہ مخمل میں دیکھا آدمی بادام میں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خود بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تم مجھ سے (شادی سے پہلے) خواب میں دکھلائی گئی کہ فرشتہ (حضرت جبرئیل) تمہاری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورت ریشم کے ایک ٹکڑے میں لے کر آئے اور مجھے بتلایا کہ یہ آپ کی بیوی ہے، چنانچہ جو میں نے تمہارا چہرہ کھولا تو دیکھا کہ وہ تم ہو.........

اس حدیث کے ضمن میں حافظ ابن حجرؒ ابن منیر کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ "النظر إلى المرأة قبل العقد فيه مصلحة......عقد نکاح سے پہلے زوجیت میں آنے والی عورت کو دیکھ لینا مصلحت اور دوررس فائدے سے خالی نہیں۔

(فتح الباری ۱۱۲/۹)

اسی لئے جمہور علماء کا خیال ہے کہ "لا بأس أن ينظر الخاطب إلى المخطوبة، قالوا ولا ينظر إلى غير وجهها و كفيها " یعنی شادی کا پیغام بھیجنے والے کا مخطوبہ (جسے پیغام بھیجا جائے اس لڑکی /عورت) کو دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ اس کے چہرہ اور ہتھیلیوں کے سوا (دوسرے اعضاء) کو نہیں دیکھے گا۔ امام اوزاعی کا بیان ہے کہ مخطوبہ کے تعلق سے جو مطلوب ہو، اس کو پردہ کی مخصوص جگہوں کو چھوڑ کر، بغور دیکھ سکتا ہے۔ (ایضا ۱۴۲/۹) شرط یہ ضرور ہے کہ ارادہ نیک اور نیت پاک صاف ہو۔ مگر آج کے ماحول میں اسے "معاشرتی گناہ کبیرہ" سمجھا جاتا ہے اور شادی بیاہ کے موقع پر ہونے والا اسراف اور فضول خرچی، نمود و نمائش کے لئے پر رونق اہتمام اور غیر ضروری انتظام و انصرام کو گویا "مسنون طریقہ" کیا مجال کہ کوئی اس کے خلاف لب کھول دے اور ہونٹ ہلائے جن کو ہلانے کا حق بھی ہے وہ اس میں خود ہی بڑھ چڑھ کے، بلکہ دوڑ کے حصہ لیتے ہیں۔ مشروع و مسنون طریقہ منھ دیکھتا رہ جاتا ہے اور غلط و ممنوع کام سے چڑھ کے بولتا ہے۔

اللہ ہمیں مشروع و غیر مشروع کا فرق سمجھنے اور اسی کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامع کلام اور زمین کے خزانے

عن ابی هريرة ان رسول الله ﷺ قال: بعثت بجوامع الكلم و نصرت بالرعب و بينما أنا نائم رأيتني اوتيت بمفاتيح خزائن الارض فوضعت في يدی. قال ابوهريرة: فقد ذهب رسول الله ﷺ وانتم تلعثونها.

(الصحيح للبخاری، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة باب قول النبی ﷺ "بعثت بجوامع الكلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جامع کلام کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں اور رعب کے ذریعہ میری مدد فراہم کی گئی ہے۔ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے سامنے روئے زمین کے خزانے کی کنجیاں لائی گئیں اور پھر کنجیاں میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔ حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ تو (دنیا سے) چلے گئے اور اب تم لوگ وہ خزانے لوٹ رہے ہو۔

حدیث کے دو حصوں میں سے ایک کا تعلق آنحضور ﷺ کے تمام فرمان وارشاد کی طرح آپ کی خصوصیات سے ہے اور دوسرے کا خواب سے۔ پہلے حصہ میں آپ فرماتے ہیں کہ ”میں جامع کلام کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں اور رعب کے ذریعہ مجھے مدد فراہم کی گئی ہے گرچہ یہ شق موضوع بحث نہیں ہے مگر اس سلسلہ میں یہ ذکر کر دینا مناسب لگتا ہے کہ ”جامع کلام سے کیا مراد ہے اور یہ آپ کی خصوصیات میں سے کیسے ہے. ”كتاب التعبير باب المفاتيح في اليد“ کے تحت امام بخاری فرماتے ہیں کہ پہلے کی کتابوں میں مذکورہ بہت ساری جن باتوں کو ایک دو باتوں میں ہی اللہ تعالیٰ جمع کر دیتا ہے، ان کو جوامع الکلم کہا جاتا ہے مگر دیگر علماء کا بیان ہے کہ جوامع الکلم سے مراد قرآن ہے۔ فرمان رسول ”بعثت“ (مجھے مبعوث کیا گیا ہے) کے قرینہ سے یہی واضح ہوتا ہے۔ لفظی اختصار اور معنوی وسعت کے اعتبار سے قرآن حد درجہ کمال کو پہنچا ہوا ہے۔ (فتح الباری ۱۳/ ۲۴۷) ظاہر ہے کہ دونوں میں سے اہم جو بھی مراد لیں۔ کلام کی جامعیت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کے خصائص میں سے ہے۔ آنحضور ﷺ کو جو جامع مانع کلام عطا کیا گیا وہ کسی اور کو آپ سے پہلے حاصل نہیں ہوا۔

حدیث کے دوسرے حصہ میں آپ فرماتے ہیں کہ میں سویا ہوا تھا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے سامنے روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور پھر کنجیاں میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ (اس سے مراد) دنیا میں مسلمانوں کو ملنے والی کامیابی اور فتح وکامرانی ہے جس میں مال غنیمت اور دیگر بیش بہا خزانے بھی شامل ہیں۔ (فتح الباری ۱۳ر ۲۴۸) ظاہر ہے کہ حضور ﷺ نے جو یہ خواب دیکھا تو وہ بھی دیگر خوابوں کی طرح بالکل صحیح ثابت ہوا اور امام نوویؒ کے بیان کے مطابق مختلف اسلامی جنگوں میں حاصل ہونے والی فتح وکامرانی دشمنوں سے ملے مال واسباب اور غنیمت نیز ہاتھ میں آنے والی دوسری چیزیں ثابت کرتی ہیں کہ ان خزانوں کی کنجیاں واقعی رسول اللہ ﷺ کے حوالے کردی گئی تھیں جن خزانوں کے مالک بعد میں پھر مسلمان ہوئے اور ان سے خوب فائدہ اٹھایا۔ اسی لئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تو (دنیا سے) چلے گئے اور تم لوگ ان خزانوں کو لوٹ رہے ہو! اس امر واقعہ پر غور کرنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ حضور ﷺ کے بعد آپ کے حاصل کئے گئے جن خزانوں کے مسلمان مالک ہوئے تو وہ تب تک مالک رہے، جب تک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا، بلکہ اسلامی تاریخ کا مطالعہ بتاتا ہے کہ مسلم خلفاء وسلاطین نے بہت سے ممالک فتح کئے۔ دنیا کے مختلف حصوں میں ان کی حکومت رہی اور سیاہ وسفید کے مالک بنے۔ مگر اس کے برعکس، جب مسلمانوں نے کتاب وسنت کی راہ چھوڑ دی، خواہش نفس کی پیروی اور اللہ ورسول کے حکم کی خلاف ورزی کر کے دوسرے راستوں کو اپنایا تو ان سے سب کچھ چھن گیا۔ ہر جگہ ان کو ذلت وخواری کا سامنا کرنا پڑا اور وہ کہیں کے نہ رہے۔ آج دنیا میں مسلمانوں کے حالات اسی حقیقت کے ترجمان ہیں۔ ورنہ کچھ بعید نہیں تھا کہ آج بھی مسلمان ان خزانوں کے مالک بنے رہتے۔ وہ حاکم رہتے محکوم نہیں۔ باعزت رہتے ذلیل وخوار نہیں اور دنیا میں اپنا ایک وزن رہتا۔

اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو اور مسلمان پھر روئے زمین کے خزانوں کے مالک بنیں۔ (آمین)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ کی وباء سیاہ فام عورت کی شکل میں

عن سالم بن عبد الله عن ابيه ان النبی صلی الله عليه وسلم قال: رأيت كان امرأة سوداء ثائرة الرأس خرجت من المدينةحتى قامت بمهيعة وهی الجحفة، فاولت ان وباء المدينة نقل إليها.

(الصحيح للبخاری، كتاب التعبير، باب اذا رأی انه اخرج الشئی....)

سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک پراگندہ سر سیاہ عورت کو دیکھا جو مدینہ سے نکل کر مہیعہ یعنی جحفہ میں جاکر رک گئی چنانچہ میں نے تاویل کی کہ مدینہ کی وباء وہیں منتقل ہوگئی ہے۔

اسلامی تاریخی مقامات میں جس طرح ام القریٰ مکہ معظمہ کو بڑی اہمیت وفضیلت حاصل ہے اسی طرح دار ہجرت مدینہ منورہ کو بھی خاص درجہ ومقام حاصل ہے۔ یہاں بہت سارے مقدس اسلامی نقوش ومقدسات کا مرکز ہے اور یہ کئی ایک یادگار ومحترم مقامات کا مرجع بھی۔ آں حضور ﷺ نے مدینہ واہالیان مدینہ اور یہاں کے مشہور وتاریخی پیمانہ صاع اور مد کے لئے برکت کی دعاء فرمائی ہے۔ حضرت انس بن مالک ؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعاء فرمائی تھی۔ اللهم بارك لهم في مكيالهم و بارك لهم في صاعهم و مدهم يعنی اهل المدينة (الصحيح للبخاری، باب ما ذكر النبی ﷺ و خص علی اتفاق اهل العلم.....) اے اللہ مدینہ والوں کے لئے ان کے پیمانہ اور ان کے صاع ومد میں برکت عطا فرما۔ آں حضور ﷺ کی اسی دعاء برکت کا نتیجہ ہے کہ یہاں کی خباثت ونجاست اور میل وکچیل وگندگی تو ختم ہوجاتی ہے اور طہارت وپاکیزگی اور سب کچھ پاکیزہ باقی رہ جاتا ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ سلمی سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر بیعت کی۔ پھر اسے مدینہ میں بخار چڑھ گیا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ میری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیعت فسخ کر دیں، مگر آں حضور نہیں مانے، اس کے بعد وہ پھر دوبارہ سہ بارہ آں حضور ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ میری بیعت فسخ کر دیجئے۔ لیکن آپ اس بار بھی نہیں مانے اور وہ بالآخر چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو اپنے یہاں کی گندگی کو دور کر دیتا ہے اور وہاں کی پاکیزگی (وخوبی) وہیں رہ جاتی ہے یہ مدینہ ہے۔ اور زیر بحث حدیث میں مذکور مدینہ سے متعلق رسول اللہ ﷺ کا دیکھا گیا خواب جس سے بجائے خود بھی مدینہ کی اہمیت و فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ مدینہ منورہ سے متعلق اس خواب میں آں حضور نے دیکھا کہ ایک پراگندہ سر سیاہ، کالی عورت مدینہ سے نکل کر جحفہ چلی گئی، جس کی تاویل آپ نے یہ بتائی کہ یہاں کی وبا (طاعون) وغیرہ جیسی بیماری اسی مقام پر منتقل ہوگئی۔

حافظ ابن حجر نے مہلب کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ ''سیاہ'' کی صفت سے خرابی اور بیماری کی مثال لی گئی ہے اور اس (کالی) عورت کے سر کے بال کی پراگندگی کا مطلب یہ لیا گیا ہے کہ جو کچھ بھی خراب ہے اور جو چیز بھی شر آور اور خرابی پیدا کرنے والی ہے وہ (کسی نہ کسی طرح) مدینہ سے نکل جائے گی۔ (فتح الباری ۱۲/۴۲۶) اس بات کی ایک واضح دلیل اور مثال تو خود حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث سے بھی سمجھ میں آتی ہے کہ اسلام پر آنحضور ﷺ سے بیعت کرنے کے بعد پھر اس کے فسخ کئے جانے کا طلبگار وہ دیہاتی انجام کار مدینہ سے خود ہی چلا گیا تو آں حضور ﷺ نے اس پر فرمایا بھی کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو اپنے یہاں کی گندگی کو دور کر دیتا ہے۔

وباء اور ارضی وسماوی آفات و بلیات کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ کو جس طرح شرور وفتن سے محفوظ کر رکھا ہے وہ پوری دنیا کے لئے ایک مثال ونمونہ ہے یہاں کا امن و شانتی بے نظیر ہے، یہاں کی فضا پر کیف ہے، یہاں کا ماحول شاندار ہے اور یہاں کی سرزمین ہی اپنے میں عالی و نرالی ہے۔ پیغمبر اسلام کے اس مقام ہجرت کو اللہ نے جو انفرادیت اور خصوصیت و اہمیت عطا کی ہے اس کے پیش نظر ہر دل مومن میں یہ تمنا ضرور پیدا ہوتی رہتی ہے کہ:

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
جہاں پر رات دن مولا تیری رحمت برستی ہے

اللہ ہر بندہ مومن کی یہ تمنا پوری کرے۔ آمین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت میں قصر حضرت عمرؓ

عن ابی هريرة قال بينما نحن جلوس عند رسول الله ﷺ قال: بينا انا نائم رأيتنى فى الجنة، فاذا امرأة تتوضا إلى جانب قصر، قال: لمن هذا القصر؟ قالوا لعمر بن الخطاب فذكرته غيرته فوليت مدبرا، قال ابو هريرة: فبكى عمر بن الخطاب ثم قال: اعليك بابى و امى يا رسول الله اغار؟ (الصحيح للبخارى، كتاب التعبير، باب القصر فى المنام)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا تو (خواب میں) خودکو جنت کے اندر دیکھا (وہاں) محل کے کنارے ایک عورت نظر آئی جو وضو کر رہی تھا۔ چنانچہ میں نے پوچھا کہ یہ کس کا محل ہے؟ تو بتایا کہ عمر بن خطاب کا ہے، پھر مجھے ان کی غیرت یاد آگئی۔ اس لئے (وہاں سے) واپس ہوگیا (اور اندر نہیں گیا) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات پر رو پڑے اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، کیا میں آپ کے لئے بھی غیرت رکھوں گا۔

صحابہ کرام میں عموماً اور خلفاء اربعہ میں خصوصاً حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی جو اہمیت اور قدر و منزلت ہے، اس کی تفصیل کے لئے اسلامی تاریخ، سیرت صحابہ اور تاریخ خلفاء کا مطالعہ بہت مفید ہوگا، تاہم یہاں دو چند باتوں کا ذکر کر دینا مناسب ہوگا،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمرؓ کی عبقری شخصیت تھی جن کے اسلام کے لئے آنحضور ﷺ نے دعاء فرمائی تھی، جو قبول ہوئی اور اسلام لانے کے بعد بعض موقعوں پر رسول اللہ ﷺ کو ایسے مشورے دئے کہ ان کی تائید میں قرآن کی کئی آیتیں نازل ہوئیں، شہادت اور جنت کی بشارت تو ایک مشہور حقیقت ہے، خود مذکورہ بالا حدیث میں آں حضور ﷺ فرمارہے ہیں کہ میں سویا ہوا تھا تو (خواب میں) خود کو جنت کے اندر دیکھا۔ (جہاں) ایک محل کے کنارے ایک عورت وضو کرتی ہوئی نظر آئی۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ تو بتلایا کہ عمر بن خطاب کا......۔

یہاں پہلے ایک مسئلہ کی وضاحت ضروری ہے کہ جنت میں جب نماز و عبادت متصور ہی نہیں تو پھر وضو کرنے کے کیا معنی؟ تو اس کے جواب میں حافظ ابن حجر فرماتے ہیں ممکن ہے کہ متعلقہ خاتون (یعنی حضرت ام سلیمؓ) کی (دنیاوی) حالت وضو کی مثال ووضاحت کے لئے جنت کے اس محل کے کنارے وہ ''بہ حالت وضو'' دکھائی گئی ہوں۔ ایسی بات نہیں کہ فی الواقع وہاں بھی وضو کا عمل پیش آئے گا۔ یہ خاتون حضور ﷺ کے زمانے میں باحیات تو تھیں ہی خود حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں بھی وہ زندہ رہیں۔ حضرت عمرؓ کے محل کے کنارے ہونے کا مطلب بھی علماء نے بتایا ہے کہ وہ حضرت عمرؓ کا دور خلافت دیکھیں گی اور ایسا ہوا بھی۔ (فتح الباری ۱۲/۴۱۶) جمہور علماء کے بقول'': إن من رأى انه دخل الجنة انه يدخلها" (فتح الباری ۱۲/۴۱۶) آں حضور ﷺ نے جس کو خواب میں جنت کے اندر دیکھا، وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا گویا حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو اس طرح جنت میں داخل ہونے کی بشارت ملی۔ لیکن اس جنت میں جس شخص کا ایک محل ہی دکھایا گیا ہو ان کی اہمیت اور قدر و منزلت کا اندازہ لگانا کوئی مشکل امر نہیں۔ ایسی کوئی شخصیت بھی حضرت عمرؓ کی ہی ہے۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ یہ کس کا محل ہے؟ تو آپ کو بتلایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا کہ حضرت عمرؓ کا ہے۔ آپ اس کے اندر جانا چاہ رہے تھے، مگر حضرت عمرؓ کی غیرت یاد آ گئی اس لئے وہاں سے واپس ہو گئے اور اندر داخل نہیں ہوئے۔ یہ بات جب حضرت عمرؓ نے سنی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ رو پڑے اور کہنے لگے، اے اللہ کے رسول! کیا مجھے آپ کے لئے بھی غیرت ہوگی؟

دو قریبی متعلقین کا باہم ایک دوسرے کے جذبات کی قدر و احترام کا یہ اعلیٰ نمونہ ہے، ایک تابع ہے اور دوسرا متبوع ہے، ایک پیروکار ہے اور دوسرا پیشوا، ایک عظیم ترین شخصیت ہے اور دوسرا اس کے مقابلے میں ایک عام آدمی مگر اہم انسان، پھر بھی کوئی رسول د پیغمبر نہیں۔ مگر جو رسول ہیں وہ بھی اس عام مگر اہم انسان کے احساسات و جذبات کی قدر کا اتنا پاس و لحاظ رکھ رہے ہیں اس سے متعلق امر میں مداخلت گوارا نہیں۔ دوسری طرف وہ اپنے تعلق سے عظیم شخصیت کے احترام جذبات سے اس قدر متاثر کہ آنکھیں اشکبار اور سراپا اظہار کہ آپ کے لئے بھلا مجھے کیا غیرت ہوگی۔ جو کچھ میرا ہے وہ حقیقت میں آپ ہی کا ہے۔ حضرت عمرؓ کے تعلق سے دیکھا گیا یہ خواب ہمیں ان کی اہمیت بتانے کے ساتھ ساتھ یہ بھی سبق دیتا ہے کہ باہمی تعلقات کہ مضبوطی و استواری کا راز ایک دوسرے کے جذبات کی قدر و احترام میں مضمر ہے، خواہ بہ ظاہر فریقین میں سے ایک کا اس کے سبب کچھ نقصان ہی کیوں نہ ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن کے ایک خواب میں

عن اسحاق بن عبد الله بن ابی طلحة انه سمع انس بن مالک يقول: كان رسول الله ﷺ يدخل على ام حرام بنت ملحان. و كانت تحت عبادة بن صامت فدخل عليها يوما فاطعمته و جعلت تفلى رأسه، فقام رسول الله ﷺ، ثم استيقظ وهو يضحک، قالت: فقلت: ما يضحكک؟ يا رسول الله! قال: ناس من امتى عرضوا على غزاة فى سبيل الله، يركبون ثبج هذا البحر ملوكا على الاسرة، قالت: فقلت يا رسول الله: ادع الله ان يجعلنى منهم. فدعا لها رسول الله ﷺ ثم وضع راسه ثم استيقظ و هو يضحک فقلت ما يضحكک؟ يا رسول الله! قال: اناس من امتى عرضوا على غزاة فى سبيل الله، كما قال فى الاولىٰ قالت: فقلت يا رسول الله ادع الله ان يجعلنى منهم. قال: انت من الاولين فركبت البحر فى زمان معاوية بن ابى سفيان فصرعت من دابتها حين خرجت من البحر فهلكت.

(الصحيح للبخاری کتاب التعبیر، باب رویا النهار)

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہوئے سنا، رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحان کے یہاں جایا کرتے تھے، وہ عبادہ بن صامت کی زوجیت میں تھیں۔ چنانچہ (ایک بار) آپ ان کے یہاں گئے تو انہوں نے آپ کو (کچھ) کھلایا اور آپ کا سر کریدنے لگیں، پھر رسول اللہ سو گئے، اور جب بیدار ہوئے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہنس رہے تھے۔ ان (ام حرام) کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگوں کو "غازی فی سبیل اللہ" کی شکل میں پیش کیا گیا، جو سمندر میں تخت پہ بادشاہوں کی طرح سوار ہوں گے، ان کا بیان ہے کہ میں نے پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے انہی لوگوں میں سے بنا دے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمادی۔ آں حضور ﷺ نے اپنا سر پھر نیچے رکھ دیا (اور سو گئے) جب بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے میں (ام حرام) نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ میری امت میں کے کچھ لوگ میرے پاس "غازی فی سبیل اللہ" کی شکل میں پیش کیا گیا۔ آں حضور ﷺ نے پہلی دفعہ جیسا سب کچھ بیان فرمایا۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ بھی مجھے بھی انہی لوگوں میں سے بنا دے۔ آں حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم پہلے (بحری سفر کرنے والے) لوگوں میں سے ہوگی..... چنانچہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان کے زمانہ میں انہوں نے سمندری سفر کیا، پھر (واپسی میں سمندر سے باہر) اپنی سواری سے گر پڑیں اور ان کا انتقال ہو گیا۔

رسول اللہ ﷺ کے دیکھے گئے خواب سے متعلق اس حدیث کو امام بخاری نے کئی جگہ بیان کیا ہے کیونکہ اس سے کئی باتوں کا ثبوت ملتا ہے۔ کسی کے یہاں جا کر کھانا کھا کر قیلولہ کرنا اور دن میں خواب دیکھنے کے علاوہ بنیادی طور پر جس بات کا ذکر ہوا ہے وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے کچھ لوگوں کو سمندر میں اس طرح سوار دیکھا کہ جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھے ہوتے ہیں۔ یہ خواب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں سچ ثابت ہوا۔ جب ۲۸ھ میں مسلمانوں نے لڑائی کے لئے سب سے پہلے بحری سفر کیا۔ حضرت عمرؓ تو بحری سفر سے منع کیا کرتے تھے مگر جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو حضرت معاویہؓ جو ان دنوں شام کے امیر تھے، انہوں نے حضرت عثمان سے اجازت مانگی تو انہوں نے اجازت دے دی۔ (فتح الباری ۱۱/۷۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ جب ام حرام کے یہاں تشریف لے گئے اور ان کے یہاں کھا کر قیلولہ کیا اور اس دوران سو گئے تو آپ نے مذکورہ خواب دیکھا، جب بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے۔انہوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول! آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے انہی لوگوں میں سے بنادے۔آپ نے فرمایا کہ تم پہلے (بحری سفر کرنے والے) لوگوں میں سے ہوگی۔چنانچہ حضرت عثمان کے زمانہ میں جب حضرت معاویہؓ شام کے امیر تھے، مسلمانوں کی بحری فوج روانہ ہوئی اور ام حرام اپنے شوہر حضرت عبادہ بن صامت کے ساتھ اس سفر میں نکلیں۔مگر ملک شام کی طرف واپسی کے دوران وہ جب ساحل سمندر پر اتریں اور اپنی سواری پر سوار ہوئیں تو نیچے گر کر ان کا انتقال ہوگیا۔رسول اللہ ﷺ نے ان کے حق میں جو دعا فرمائی تھی وہ قبول ہوئی اور آپ نے جو خواب دیکھا تھا وہ سچ ثابت ہوا۔

حافظ ابن حجرؒ کا بیان ہے کہ اس حدیث سے نبی کریم ﷺ کی بعض پیشن گوئیوں کا بھی ذکر ہے جو سب صحیح ثابت ہوئیں۔جیسے آنحضور ﷺ کا یہ اشارہ کہ آپ کے بعد بھی آپ کی امت ہمیشہ باقی رہے گی۔جس میں کچھ لوگ طاقت وقوت اور شان وشوکت والے ہوں گے۔شہروں اور ملکوں پہ وہ اس طرح قابض ہوجائیں گے کہ بحری سفر کے ذریعہ وہ دشمنوں سے لڑنے جائیں گے۔ام حرام اس زمانہ تک باحیات رہیں گی۔بحری سفر میں وہ بھی شامل رہیں گی اور پھر دوسری لڑائی کا زمانہ وہ نہیں پائیں گی وغیرہ......

(فتح الباری ۱۱/۷۷)

انبیاء علیہم السلام کے عموماً اور نبی کریم ﷺ کے خصوصاً سبھی خواب اسی طرح سچے ہوتے ہیں۔ہمیں ان پر ایمان رکھنا چاہئے اور جہاں جو سبق وتعلیم ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے اللہ ہمیں اس کی توفیق دے۔آمین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواب میں آرام

عن همام انه سمع ابا هريرة يقول: قال رسول الله ﷺ بينا انا نائم رأيت انى على حوض اسقى الناس، فاتانى ابو بكر فاخذالدلو من يدى لينزع فنزع ذنوبين وفى نزعه ضعف والله يغفر له فاتى ابن الخطاب فاخذ منه فلم يزل ينزع، حتى تولى الناس والحوض يتفجر.

(الصحيح للبخارى، كتاب التعبير باب الاستراحة فى المنام)

ہمام سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا تو (خواب میں) دیکھا کہ حوض پر لوگوں کو پانی پلا رہا ہوں۔ پھر ابو بکر میرے پاس آئے اور ڈول میرے ہاتھ سے لے لیا تا کہ مجھے آرام پہنچائیں۔ انہوں نے دو ڈول پانی کھینچے اور ان کے کھینچنے میں کچھ کمزوری تھی۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ پھر (عمر) ابن خطاب آئے تو انہوں نے ابو بکر سے ڈول لے لیا اور (ڈول سے پانی) اس طرح کھینچتے رہے کہ لوگ واپس ہوئے تو حوض (پانی سے) لبالب ہوا جا رہا تھا۔

آں حضور ﷺ کی نظر میں حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی جو اہمیت و قدر و منزلت تھی، وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ ان دونوں بزرگوں کے تعلق سے آپ کے جو فرمان احادیث کے اندر موجود ہیں۔ ان سے اس قدر و منزلت کی خوب وضاحت ہوتی ہے۔ خلیفہ اول و ثانی کے عشرہ و مبشرہ میں سے ہونے کے علاوہ انفرادی طور پر بھی آں حضور ﷺ نے ان کے بارے میں جن جذبات و احساسات کی طرف اشارہ کیا ہے ان کو مثال کے طور پر یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آں حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا، اگر میں کسی کو خلیل بنانے والا ہوتا تو ابوبکر کو بناتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے لئے آپ نے دعاء ہی فرمائی تھی، جو قبول ہوئی۔ خود زیر نظر حدیث سے دونوں حضرات کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے آں حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک حوض پر لوگوں کو پانی پلا رہا ہوں۔ پھر ابوبکر آئے اور ڈول میرے ہاتھ سے لے لیا۔ تاکہ مجھے آرام پہنچائیں۔ انہوں نے ڈول (پانی) کھینچے، مگر ان کے کھینچنے میں تھوڑی کمزوری تھی۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ پھر ابن خطاب آئے تو انہوں نے ابوبکر سے ڈول لے لیا اور مسلسل اس طرح کھینچتے رہے کہ لوگ واپس ہوئے تو حوض (پانی سے) لبالب ہوا جا رہا تھا۔ حضرت عمرؓ بحر حال بڑے جری و بہادر اور شہ زور و باکمال تھے۔ ان کی ہمت عالی و جرات مثالی کا کیا کہنا۔ تب ہی بعض روایتوں میں بیان ہوا ہے کہ آں حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے عمر کی طرح کسی کو اس طرح اپنا کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا...(ایضا، کتاب التعبیر) حضرت عمرؓ کا ایسا کارنامہ و کمال گرچہ حالت خواب کی ہے جس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا سچا خواب ہے۔ مگر حقیقت میں بھی انہوں نے جرات و بہادری کے جو کارنامے انجام دئے ہیں۔ ان پہ بحث بجائے ایک موضوع ہے۔ یہاں صرف یہ بتلانا مقصود ہے کہ دین کی خدمت اور تبلیغ و اشاعت میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے کردار اپنی ایک اہمیت ہے اور متعلقہ حدیث سے واضح حضرت عمرؓ کی انفرادی جرات و بہادری بھی تاریخ اسلام کی ایک روشن حقیقت ہے۔ جس کی ایک مثال اس سے بھی سمجھ میں آتی ہے کہ حضرت عمرؓ نے اس قدر ڈول کھینچے کہ سبھی لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے جانوروں کو بھی سیراب کرا دیا۔ اسلام لانے کے بعد دین کے تعلق سے ان کی کاوشیں بھی تو بہت زیادہ ہیں۔ جو ان کی پہچان بتاتی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنویں سے پانی نکالنا

عن نافع ان ابن عمر رضی الله عنهما حدثه قال قال رسول الله ﷺ بینا انا علی بئر انزع منها اذا جاء ابو بکر و عمر فاخذ ابو بکر الدلو فنزع ذنوبا او ذنوبین و فی نزعه ضعف فغفر الله ثم اخذ عمر بن الخطاب من ید ابی بکر فاستحالت فی یده غربا فلم أر عبقریا من الناس یفری فریة حتی ضرب الناس بعطن.

(الصحیح للبخاری، کتاب التعبیر، باب نزع الماء من البئر)

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (خواب میں دیکھا کہ) میں ایک کنوئیں پر ہوں، جس سے پانی نکال رہا ہوں، اتنے میں ابوبکر و عمر بھی آ گئے، پھر ابوبکر نے ڈول لے لیا اور ایک یا دو ڈول (پانی) نکالے، مگر ان کے نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ ان کو معاف فرمائے۔ پھر ڈول ابوبکر کے ہاتھ سے عمر بن خطاب نے لے لیا اور ان کے ہاتھ میں ایک بڑا ڈول (جرس) بن گیا، میں لوگوں میں سے کسی شہ زور کو اس طرح پانی نکالتے ہوئے نہیں دیکھا کہ لوگ اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے (ان کے) رہنے کی جگہ لے گئے۔

ایسا اکثر و بیشتر ہوتا ہے کہ انسان کا جس (شئی رفرد) سے ذہنی و فکری اور قلبی لگاؤ رہتا ہے یا جس کے ساتھ نشست و برخاست اور کلام و گفتگو ہوتی رہتی ہے تو وہ اسے خواب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کسی نہ کسی طرح ضرور دیکھتا ہے اور اس کے تعلق سے کوئی چیز اسے نظر آتی ہے۔ شیخین حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا رسول اللہ ﷺ سے اور آپ کا بھی ان دونوں حضرات سے جو گہرا ربط تھا وہ ایک واضح حقیقت ہے۔ دونوں آنحضور ﷺ کے قریبی ساتھی ہونے کے علاوہ آپ کے سسر بھی تھے ابتدائے اسلام سے ہی دونوں کی جو دینی خدمات، کارنامے و کمالات اور آں حضور کے تعلق سے فدائیت کے جو جذبات تھے وہ محتاج تعارف نہیں۔ ہر جگہ آپ کی حمایت و تائید میں دونوں حضرات جس طرح پیش پیش رہتے تھے، وہ تاریخ اسلام کا ایک روشن باب ہے۔ دونوں حضرات اکابر صحابہ کی اولین صف میں شمار ہوتے تھے اور آں حضور ہر معاملہ میں ان کو مقدم رکھتے تھے۔ زیر نظر حدیث میں بھی جس خواب کا ذکر ہوا ہے اس میں اس گہرے تعلق کے سبب دونوں ایک ساتھ ایک مقام پر نظر آ گئے۔ (بہ حالت خواب) آں حضور ﷺ نے دیکھا کہ میں ایک کنوئیں پر ہوں، جہاں سے پانی نکال رہا ہوں۔ اتنے میں ابوبکر و عمر بھی آ گئے ..... بہ حالت بیداری حقیقت میں بھی یہ دونوں حضرات اسی طرح آپ کی حمایت و مدد اور تعمیل حکم میں فوراً چلے آتے تھے۔ ''آپ کا حکم سر آنکھوں پر'' کی وہ مکمل عملی تصویر بنے رہتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ پھر ابوبکر نے ڈول لے لیا اور ایک یا دو ڈول پانی نکالے، مگر ان کے نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ ان کو معاف فرمائے۔ اس سے حضرت ابوبکرؓ کی اہمیت اور قدر و منزلت کم نہیں ہو جاتی ہے بلکہ اس اعتبار سے اور بڑھ جاتی ہے کہ دونوں حضرات آں حضور کے پاس آئے تو ایک ساتھ، مگر کنوئیں سے پانی نکالنے کے لئے دونوں میں پہلے حضرتؓ ابوبکر نے ہی آں حضور کے ہاتھ سے ڈول لیا اور ایک یا دو ڈول پانی نکالے بھی۔ یہ الگ بات ہے کہ انسان ہونے کی حیثیت سے ان کے پانی نکالنے میں کمزوری تھی، جس کے لئے آں حضور نے ان کے حق میں دعاء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی فرمائی کہ اللہ ان کو معاف کرے پھر آپ نے فرمایا کہ ڈول ابوبکر کے ہاتھ سے عمر بن خطاب نے لے لیا، جو ان کے ہاتھ میں ایک بڑا ڈول بن گیا، میں نے کسی شہ زور کو اس طرح پانی نکالتے ہوئے نہیں دیکھا..... حضرت عمرؓ کی عبقری و بارعب و طاقتور و شہ زور شخصیت سے بھلا کس کو انکار ہو سکتا ہے۔ جن کو دیکھ کر شیطان بھی اپنا راستہ روک لیا تھا اور بڑے بڑوں کی بولتی بند ہو جاتی تھی اور جن کی اصابت رائے کی تائید میں قرآن مجید کی کئی آیتیں نازل ہوئی تھیں۔ نیز جن کے علم و دین کی وسعت و پختگی کی تصدیق خود آں حضور ﷺ نے فرمائی تھی۔ ایسی بے مثال اور باکمال شخصیت کے ہاتھ میں ڈول کو تو ایک بڑا ڈول بن ہی جانا تھا۔ چنانچہ انہوں نے اتنے ڈول پانی کنوئیں سے کھینچ نکالے کہ لوگ تو لوگ جانور بھی سیراب ہو کر لوٹے۔ خواب میں ایک تمثیلی بیان ہے، جس سے حضرت ابوبکر و عمر دونوں ہی کی اہمیت واضح ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات سے اسلام اور مسلمانوں کو بڑا فائدہ پہنچا، جس کی تفصیل کے لئے سیرت عمر اور تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شب معراج میں......

عن سمرة بن جندب رضی الله عنه قال، کان رسول الله ﷺ مما یکثر لأصحابه هل رأى منکم من رؤیا، قال: فیقص علیه من شاء الله ان یقص، و انه قال ذات غداة انه اتانی اللیلة آتیان و انهما ابتعثانی و انهما قالا لی، انطلق و انی انطلقت معهما و انا اتینا علی رجل مضطجع و اذا آخر قائم علیه بصخرة و اذا هو یهوی بالصخرة لرأسه فیثلغ راسه فیتدهده الحجر ههنا فیتبع الحجر فیاخذه فلا یرجع الیه حتی یصح راسه کما کان ثم یعود علیه فیفعل به مثل ما فعل المراة الاولیٰ قال قلت لهما: سبحان الله ما هذان؟...... اما الرجل الاول الذی اتیت علیه یثلغ راسه بالحجر فانه الرجل یاخذ القرآن فیرفضه و ینام عن الصلاة المکتوبة قال رسول الله ﷺ قالا لی انطلق قال: فانطلقنا فاتینا علی رجل مستلق لقفاه و اذا آخر قائم علیه بکلوب من حدید و اذا هو یاتی احد شق وجهه فیشر شر شدقه الی قفاه و منحره الی قفاه و عینه الی قفاه..... ثم یتحول الی الجانب الآخر فیفعل به مثل ما فعل بالجانب الاول فما یفزع من ذلک الجانب حتی یصح ذالک الجانب کما کان، ثم یعود علیه فیفعل مثل ما فعل المرة الاولیٰ قال قلت: سبحان الله ما هذان؟....... و اما الرجل الذی اتیت علیه یشرشر شدقه الی قفاه و عینه الی قفاه فانه الرجل یغدو من بیته فیکذب الکذبة تبلغ الآفاق قال(النبی صلی الله علیه و سلم) فانطلقنا فاتینا علی نهر حسبت انه کان یقول احمر مثل الدم و اذا فی النهر رجل سابح یسبح و اذا علی شط النهر رجل قد جمع عنده حجارة کثیرة و اذا ذالک السابح یسبح ثم یاتی ذلک الذی قد جمع عنده

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحجارة فيغفر له فاه فيلقمه حجرا، فينطلق يسبح ثم يرجع اليه كلما رجع اليه فغفر له فاه فالقمه حجرا. قال: قلت لهما ما هذان؟ قال قالا لى إنطلق إنطلق......و اما الرجل الذى اتيت عليه يسبح فى النهر و يلقم الحجر فانه آكل الربا قال:قالا لى انطلق فانطلقنا فأتينا على مثل التنور. قال فأحسب انه كان يقول فاذا فيه لغط و اصوات، قال: فاطلعنا فيه: فاذا فيه رجال و نساء عراة واذا هم ياتيهم اللهب من اسفل منهم، فاذا أتاهم ذلك اللهب ضو ضؤا قال قلت لهما ما هو هولاء؟...... قالا و اما الرجال والنساء العراة الذين فى مثل بناء التنور، فانهم الزناة والزانى قال فانطلقنا فأتينا على رجل كريه المرأة كما كره ما انت راء رجلا مرة واذا عنده ناريحثها و يسعي حولها قال: قلت لهما ما هذا؟ قال: قالا لى انطلق انطلق، فانطلقنا فأتينا على روضة معتمة فيها من كل الربيع واذا بين ظهرى الروضة رجل طويل لا اكاد رأى راسه طولا فى السماء واذا حول الرجل من اكثر ولدان ما رأيتهم قط. قال قلت لهما ما هذا ما هولاء قال: قالا لى انطلق انطلق.... و اما الرجل الكريه المرأة الذى عند النار يحثها و يسعى حولها. فانه مالك خازن جهنم.... و اما الرجل الطويل الذى فى الروضة فانه ابراهيم عليه السلام. واما الولدان الذين حوله فكل مولود مات على الفطرة قال فانطلقنا فانتهينا إلى روضة عظيمةلم أر روضة قط أعظم منها ولا أحسن، قال قالا لى، إرق فيها قال: فارتقينا فيها فانتهينا إلى مدينة مبنية بلبن ذهب و لبن فضة فاتينا باب المدينة فاستفتحنا ففتح لنا فدخلناها فتلقانا فيها رجال شطر من خلقهم كاحسن ما انت راء و شطر من خلقهم كاقبح ما انت راء قال: قالا لهم اذهبوا فوقعوا فى ذلك النهر، قال واذا النهر معترض يجرى كأن ماء ه المحض فى البياض، فذهبوا فوقعوا فيه ثم رجعوا الينا، قد ذهب ذلك السو عنهم. فصاروا فى احسن صورة...... و أما القوم الذين كانوا شطر منهم حسنا و شطر منهم قبيحا فانهم قوم خلطوا عملاً

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صالحا و آخر سيئا. تجاوز الله عنهم

(الصحیح للبخاری، کتاب التعبیر، باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح)

سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ سے اکثر یہ دریافت فرمایا کرتے تھے کہ کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ اللہ جس کو چاہتا ہے وہ آں حضور سے (اپنا خواب) بیان کر دیتا۔ آپ نے بھی ایک صبح فرمایا کہ رات میرے پاس دو آنے والے (فرشتے) آئے انہوں نے مجھے اٹھایا اور کہا کہ چلیے میں ان کے ساتھ چل دیا، پھر ہم ایک ایسے آدمی کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے اوپر پتھر لئے کھڑا تھا وہ اس کے سر پر مارتا جس سے وہ پھٹ جاتا ہے۔ پتھر وہاں سے لڑھک کر چلا جاتا تو وہ پھر پتھر کے پیچھے جاتا ابھی وہ لے کر واپس بھی نہیں آتا کہ اس کا درست ہو جاتا۔ پھر واپس لوٹ کر وہ اسی طرح کرتا جیسا اس نے پہلی بار کیا تھا۔ میں نے کہا، سبحان اللہ! یہ کون ہیں؟......(دونوں فرشتوں نے کہا) جس پہلے آدمی کے پاس آپ پہنچے اور جس کا سر پتھر سے توڑا جا رہا تھا وہ قرآن کریم کو پڑھ کر بھلانے اور نماز کے وقت سو جانے والا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھر دونوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے، چنانچہ ہم چل دئے اور ایک ایسے آدمی کے پاس پہنچے جو اپنی گدی کے بل (چت) لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے پاس لوہے کا آنکڑا لئے کھڑا تھا جو اس کے ایک پہلو کی طرف آ کر اس کے جبڑے، اس کے نتھنے، اور اس کی آنکھ کو گدی تک چیر دیتا تھا، پھر وہ دوسری جانب متوجہ ہوتا اور ادھر بھی وہی کرتا جیسا ادھر کیا تھا۔ ابھی ایک طرف سے (چیر پھاڑ کر) فارغ بھی نہیں ہوتا کہ دوسری طرف سے پہلے کی طرح ٹھیک ہو جاتا۔ پھر وہ اس کے پاس آ کر دوبارہ اسی طرح کرتا جیسا پہلے کیا تھا۔ میں نے کہا: سبحان اللہ! یہ کون ہیں؟.......(ان دونوں فرشتوں نے مجھے بتایا کہ) وہ شخص جس کے پاس آپ پہنچے تو اس کے جبڑے، نتھنے اور آنکھ کو گدی تک چیرا جا رہا تھا وہی ہے جو صبح کو اپنے گھر سے نکلتا تو ایسا جھوٹ گڑھتا کہ دنیا بھر میں پھیل جاتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا...... ہم چل دئے یہاں تک کہ ایک نہر پر پہنچے۔ راوی نے کہا: میرے خیال سے آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ وہ خون کی طرح سرخ تھی۔ نہر کے اندر ایک آدمی تیر رہا تھا اور دوسرا آدمی نہر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کنارے پر کھڑا تھا جس کے پاس بہت پتھر جمع تھے۔ جب تیرنے والا تیر کر اس کے پاس آتا جس نے پتھر جمع کر رکھے تھے تو آ کر اپنا منہ کھول دیتا اور یہ اس کے اندر پتھر ڈال دیتا۔ چنانچہ وہ پھر تیرتا ہوا چلا جاتا اور جب واپس لوٹ کر آتا تو اسی طرح یہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا۔ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ دونوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے ہم چل دیے۔.....(بعد میں دونوں نے مجھے بتایا کہ) اور جس آدمی کے پاس آپ پہنچے، جو نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر ڈالا جا رہا تھا وہ سود خور تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دونوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے تو ہم چل دیے اور ایک تنور جیسی چیز کے پاس پہنچے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ یہ فرمایا کرتے تھے کہ اس میں شور و غوغے کی آوازیں تھیں۔ آپ کا فرمان ہے کہ ہم نے اس میں جھانکا تو اس کے اندر ننگے مرد اور عورتیں نظر آئیں۔ چنانچہ آگ کی لپٹ ان کے نیچے سے ان تک پہنچتی اور وہ چیختے چلاتے۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ اور وہ ننگے مرد و عورت جو سب تنور جیسی جگہ میں تھے وہ سب زانی مرد و عورت تھے۔ آں حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہم چلے یہاں تک کہ ایک حد درجہ بدصورت آدمی کے پاس پہنچے جتنا کوئی بدصورت تم نے دیکھا ہوگا اس کے پاس آگ تھی جسے وہ بھڑکاتا اور اس کے گرد دوڑتا تھا۔ میں نے ان دونوں سے کہا کہ یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے۔ چنانچہ ہم چل دیے یہاں تک کہ ہم ایک باغ میں پہنچے اس میں فصل ربیع کے تمام پھول کھلے ہوئے تھے۔ باغ کے درمیان ایک طویل القامت شخص تھا۔ آسمان کو چھوتی بلندی کے باعث میں اس کے سر کو نہیں دیکھ سکا، اس شخص کے ارد گرد اتنے بچے تھے کہ اتنے میں نے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ سب کون ہیں؟ تو دونوں نے مجھ سے کہا کہ چلئے چلئے......(پھر بعد میں انہوں نے مجھے بتایا کہ) وہ بدصورت آدمی جو آگ کے پاس تھا، اسے بھڑکاتا اور اس کے ارد گرد دوڑتا تھا وہ مالک نامی جہنم کا انچارج تھا اور وہ دراز قد آدمی جو باغ میں تھا وہ حضرت ابراہیم تھے اور ان کے ارد گرد بچے فطرت (اسلامیہ) پر وفات پانے والے بچے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ہم چل دیے اور ایک ایسے بڑے باغ میں پہنچے کہ اس سے بڑا اور خوبصورت باغ میں نے کبھی نہیں دیکھا دونوں (فرشتوں) نے مجھ سے کہا کہ اس پر چڑھیے چنانچہ ہم چڑھ گئے اور ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے شہر کو پہنچے جو ایک سونے اور ایک چاندی کی اینٹ سے بنا ہوا تھا پھر ہم شہر کے دروازے پر آئے اور اسے کھولنے کے لئے کہا تو وہ ہمارے لئے کھول دیا گیا چنانچہ ہم اس کے اندر داخل ہوئے تو اس میں ہمیں کچھ لوگ ایسے ملے جن کا نصف بدن تو اتنا خوبصورت تھا کہ تم نے کوئی دیکھا ہوگا اور باقی اتنا بدصورت کہ جتنا تم نے کوئی دیکھا ہوگا دونوں نے ان لوگوں سے کہا کہ اس نہر میں کود جاؤ وہ نہر چوڑائی میں بہ رہی تھی اور اس کا پانی بالکل سفید تھا۔ چنانچہ وہ لوگ گئے اور اس (نہر) میں کود گئے۔ پھر ہمارے پاس لوٹ آئے تو ان کی بدصورتی دور ہو چکی تھی اور وہ خوبصورت ہو گئے تھے۔......... (بعد میں مجھے بتایا گیا کہ) اور وہ لوگ جن کا آدھا جسم خوبصورت اور آدھا بدصورت تھا یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے ملے جلے اچھے برے اعمال کئے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا۔

شب معراج کا واقعہ صحیح بخاری شریف کے علاوہ حدیث کی مختلف کتابوں میں مختلف مقامات پر بیان ہوا ہے۔ یہ واقعہ سیرت پاک کا ایک اہم پر حکمت اور سبق آموز و نصیحت آمیز واقعہ ہے۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ کو بہت ساری عجیب وغریب چیزیں دکھائی گئیں تھیں اور آپ نے خود بھی فرمایا تھا کہ فانی قد رأیت منذ اللیلة عجیبا...... رات بھر میں نے عجیب چیزیں دیکھیں...... جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آں حضور ﷺ ایک ایسے آدمی کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے اوپر پتھر لئے کھڑا تھا، وہ اس کے سر پر مارتا جس سے وہ پھٹ جاتا، آپ نے ان فرشتوں سے دونوں (ضارب ومضروب) کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ یہ قرآن پڑھ کر اسے بھلانے اور فرض نماز چھوڑ کر سو جانے والا تھا۔

قرآن مجید کا علم اور اس کی تعلیم وتعلم بہر حال سب سے بڑھ کر ہے اور اس کی بڑی اہمیت ہے " خیرکم من تعلم القرآن و علمه" تم میں بہتر وہ ہے جو علم قرآن حاصل کرے اور (دوسرے کو بھی) اس کی تعلیم دے۔ کوئی خود سیکھنے کے بعد ہی دوسروں کو کچھ سکھا سکتا ہے۔ اس طرح یہ علم حاصل کرنے والے طالب اور اس کی تعلیم دینے والے معلم دونوں ہی شریعت کی نظر میں بہترین افراد ہیں۔ جو قابل فخر ہیں اور لائق رشک بھی۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: حسد (رشک) دو ہی آدمیوں سے متعلق روا ہے۔ ایک تو وہ شخص جسے اللہ نے قرآن کریم (کے علم) سے نوازا تو وہ شب وروز اس کی تلاوت کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے مال ودولت عطا کی تو وہ رات ودن (اللہ کی راہ میں) اسے خرچ کرتا ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قول النبی ﷺ رجل اتاہ اللہ القرآن) سچ کہا ہے

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں؟

مگر جو حافظ قرآن، عالم قرآن اور طالب قرآن خود اس عظیم ترین اور مقدس کتاب کی اہمیت وفضیلت نہیں سمجھتے اور اپنی ذمہ داری کا اسے احساس نہ ہو بلکہ اسے بھول جائے اور نظر انداز کر کے فرض نماز سے غافل ہو کر سویا پڑا رہے تو پھر خدا خیر کرے اور توبہ بھلی! واقعہ معراج سے متعلق مذکورہ شق حدیث کی روشنی میں آپ کہہ سکتے ہیں، بلکہ کہہ لیجئے، نہیں تو قلم بولے گا ہی کہ قرآن کا عالم وحافظ اور اس کا کوئی طالب بھی اگر اللہ کی عبادت اور فرض نماز سے بے خبر خواب خرگوش میں مدہوش، بے ہوش پڑا سویا رہے تو پھر سب سے بہتر کو کمتر بننے میں بہت دیر نہیں لگ سکتی ہے اور اس کا بھی سر توڑا پھوڑا جا سکتا ہے، جو لائق رشک ہے وہ قرآن کی اہمیت اور اس کے تقاضوں سے بے خبر رہ کر ''قابل رشک'' بھی ہو سکتا ہے۔ اور اس پر جتنا بھی ماتم کیا جائے کم ہی پڑ سکتا ہے۔ شاباشی وواہ کا مستحق دیکھتے ہی دیکھتے حسرت وآہ کا بھی سزاوار بن سکتا ہے۔ علم قرآن سے بڑھ کر دنیا کی کوئی نعمت نہیں اور نماز سے اہم کوئی فرض عبادت نہیں۔ یہ عبادت ادا کر کے ہم اپنی مومنانہ ذمہ داری پوری کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ کی عطا کردہ بے مثال وعظیم نعمت پر اس کے شکر گزار بھی ہو سکتے ہیں۔ اور اگر ہم ایسا کر لیتے ہیں تو پھر ان شاء اللہ ہمارا وہ حشر نہیں ہوگا جو اس آدمی کا ہوا جسے آپ ﷺ نے شب معراج میں دیکھا تھا۔ اللہ بچائے۔ آمین۔

جھوٹ بولنا اور جھوٹ گڑھنا گناہ کبیرہ ہے جس کا مرتکب سخت عذاب کا مستحق اور اللہ کے یہاں ایک بڑا مجرم تو قرار پاتا ہی ہے دنیا میں بھی لوگوں کے نزدیک وہ بے وزن اور غیر معتمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن جاتا ہے۔اسی لئے سچ بولنے اور سچا بننے کا حکم دیا گیا ہے۔اور جھوٹ بولنے اور جھوٹا بننے سے منع کیا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سچ نیکی کی راہ بتاتا ہے اور نیکی جنت کی۔آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے پاس سچا قرار پاتا ہے۔مگر جھوٹ برائی کا راستہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کا۔آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے پاس وہ جھوٹا قرار پاتا ہے۔ (متفق علیہ)

جو آدمی سب کے رب کے نزدیک جھوٹ بولتے بولتے جھوٹا قرار پا جائے اس کے لئے یہی سزا کیا کم ہے۔آخرت میں اسے جو سزا ملے گی اس کی جھلک تو زیر بحث حدیث میں دیکھ ہی رہے ہیں، جو شب معراج میں آں حضور ﷺ کو صورۃ حقیقتاً دکھائی گئی تھی،جس کے جبڑے نتھنے اور آنکھ کو گدی تک چیرا جا رہا تھا۔"جرم یہ تھا" وہ صبح کو گھر سے نکلتا تو ایسا جھوٹ گھڑتا کہ دنیا بھر میں پھیل جاتا۔اسی لئے دونوں طرف سے اس کے جبڑوں کو گدی تک پھاڑ دیا گیا۔کتنی سخت سزا ہے یہ جھوٹ گھڑنے کی،اور جھوٹ بولنے کی،اس آدمی کی بھیانک وخوفناک شکل کا تصور کرنے کے بعد،بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔تو جب خود ہی کسی کے ساتھ ایسا ہوا اور وہ اس عذاب کا مستحق بن جائے۔تب کیا حاصل ہوگا اس کا؟ سوچنے اور پھر جھوٹ سے بچنے سے تعلق رکھتا ہے۔

آج تو جھوٹ فیشن اور شوق میں شامل ہے اور انسان تھوک میں جھوٹ بولتا ہے،اسے جھوٹ بولنے میں بڑا مزا آتا ہے اور اسے "مفید وسودمند" سمجھتا ہے۔لیکن یہ سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ اس کا کیا حال ہونے والا ہے،اور اسے کس قدر بھیانک سزا ملنے والی ہے۔وہ اپنے "آج" میں ایسا بدمست ہوا ہے کہ اسے "کل" کے بارے میں سوچنے کی فرصت ہی نہیں۔وہ صرف اتنا ہی سمجھتا ہے کہ جھوٹ مصلحت کا تقاضا اور آج کی ایسی ضرورت ہے کہ جب تک بولا نہ جائے کام ہی نہیں چلے گا۔جبکہ حقیقت میں اس سے برکت ختم ہو جاتی ہے اور تھوڑی دیر کے لئے فائدہ ہو تو ہو،مگر بعد میں اس کے بڑے نقصانات ہوتے ہیں۔جھوٹ بولنے والا اندر سے مطمئن نہیں رہتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور اپنے پکڑے جانے کا اسے ہمیشہ اندیشہ وخوف رہتا ہے۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فان الصدق طمانية و الكذب ريبة" (ترمذی) سچ اور سچائی میں اطمینان ہے اور جھوٹ میں شک اور تذبذب۔

اسی لئے جھوٹ سے ہر ممکن طور پر بچنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس شخص کا حال ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہئے جس کے بارے میں زیر بحث حدیث کے اندر بتایا گیا ہے اور آں حضور ﷺ نے اس کا بھیانک انجام بیان فرمایا۔ اللہ ہمیں جھوٹی بات اور جھوٹے کام سے بچائے۔ آمین۔

اسلام میں جس طرح کسب حلال اور مال حلال کی بڑی تاکید کی گئی ہے۔ اسی طرح کسب حرام اور مال حرام کی بڑی مذمت بیان ہوئی ہے۔ غلط اور ناجائز طریقے سے مال حاصل کرنے اور اس قسم کے مال کھانے والوں کے لئے بڑی سخت وعید آئی ہے اور ان کو جہنم کی بشارت سنائی گئی ہے۔ سودی مال میں بھی اسی حرام قسم کا مال ہوتا ہے اور سود خور لوگ اسی جہنم کے مستحق بھی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

الَّذِيْنَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لاَ يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوْا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (البقرة: ٢٧٥)

سود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے، مگر اسی طرح، جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے۔ یہ اس لئے وہ کہا کرتے ہیں کہ تجارت بھی تو سود ہی کی طرح ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام۔ جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی اللہ تعالیٰ کی نصیحت سن کر رک گیا، اس کے لئے وہ ہے، جو گزرا اور اس کا معاملہ اللہ کی طرف ہے اور جو پھر (حرام کی طرف) لوٹا، وہ جہنمی ہے، ایسے لوگ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: الرباء ثلثة و سبعون بابا ايسرها مثل ان ينكح الرجل امه...... (ابن ماجہ وحاکم) یعنی سود کے تہتر دروازے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن میں سب سے آسان اس طرح ہے کہ آدمی اپنی ماں سے نکاح کرے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ اسلامی مملکت میں جو شخص سود چھوڑنے پر تیار نہ ہو خلیفہ وقت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس سے توبہ کرائے اور باز نہ آنے کی صورت میں اس کی گردن اڑادے۔(تفسیر ابن کثیر بحوالہ ترجمہ قرآن از مولانا محمد جونا گڑھی ص:۱۲۳) قرآن مجید کی مذکورہ آیت، حدیث رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابن عباسؓ کے بیان سے سود اور سود خور کے تعلق سے جو بات واضح ہوتی ہے اس کو سامنے رکھتے ہوئے زیر بحث حدیث کے اندر مذکور ہی واقعہ معراج میں آں حضور ﷺ کا یہ فرمان بھی دیکھیں کہ............نہر کے اندر ایک آدمی تیر رہا تھا اور دوسرا آدمی نہر کے کنارے پر کھڑا تھا، جس کے پاس بہت سے پتھر تھے۔ جب تیرنے والا تیرتا ہوا اس کے پاس آتا تو آکر اپنا منھ کھول دیتا اور یہ اس کے منھ میں پتھر ڈال دیتا۔ حدیث کے آخری حصے میں فرماتے ہیں کہ وہ سود خور تھا۔ کتنا برا اور خراب ہے یہ سود اور کس قدر بھیانک و مہلک انجام ہے سود خور کا، ذرا اندازہ لگائیے اور سوچیئے کہ خود مسلمانوں میں بھی آج یہ سود بے سودی کاروبار اور لین دین کس طرح رائج ہے۔ پھر طرہ یہ ہے کہ وہ موجودہ حالات اور تقاضوں کی روشنی میں اس کی ضرورت وافادیت پر غیر ضروری بحث بھی کرتے ہیں۔ یہاں اس کی تفصیل مطلوب نہیں، بلکہ اتنا ہی بیان مقصود ہے کہ جس چیز کی حرمت و مذمت پر قرآن و حدیث کے بے شمار نصوص موجود ہیں اور وہ بالکل واضح ہیں۔ تو پھر موجودہ حالات میں بات سراسر جہالت و نادانی کی ہی نہیں بلکہ یہ تو دراصل نقص ایمان کی دلیل ہے اور ایسی بے تکی باتیں کرنے والا انسان اللہ اور اس کے رسول کی نظر میں مجرم ہے۔ سودی کاروبار ونا جائز طریقے پر کسب مال کا انجام کبھی بھی بہتر نہیں ہوسکتا ہے۔ اور دنیا و آخرت دونوں جہان میں اس کے مہلک اثرات و نتائج سامنے آسکتے ہیں۔ بلکہ آئیں گے ہی، کیونکہ یہ قرآن اور حدیث کی بات ہے اللہ ہم سب مسلمانوں کو نیک سمجھ عطا کرے اور اس برے عمل سے بچائے۔ آمین۔

انسانی معاشرہ وسماج کو ہلاک و برباد کرنے والی چیزوں میں سے ایک زنا کاری و بد کاری بھی ہے، اس سے نہ کہ صرف زنا کاری میں ملوث افراد کے کردار واخلاق پر منفی اثر مرتب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے بلکہ سماج کو ایسے نتائج سے دوچار کر دیتی ہے، جو صرف خرابی و برائی اور ہلاکت و بربادی کا آئینہ دار ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اسی لئے زنا کو ''فاحشہ'' قرار دیا اور فرمایا ہے ''وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا'' (الاسراء:۳۲) اور زنا کے قریب بھی نہیں بھٹکو کیونکہ وہ بڑی بے حیائی اور بہت بری راہ ہے۔ پھر اس جرم عظیم کی سزا کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ '' الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ '' (النور:۲)

زنا کار مرد و عورت میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ، ان پر اللہ کی شریعت کی حد جاری کرتے ہوئے تمہیں ہرگز ترس نہیں آئے، اگر تم اللہ اور آخرت کے دین پر ایمان رکھتے ہو....... ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہونی چاہئے۔ حدیث شریف میں بھی اس کی سخت مذمت بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ بندہ جب زنا کاری میں ملوث رہتا ہے تو ایمان اس کے اندر سے نکل جاتا ہے اور اس وقت وہ مومن نہیں رہ جاتا۔

یہ ساری باتیں تو دنیاوی زندگی سے متعلق ہیں، مگر آخرت سے متعلق امور بھی بہرحال پیش آئیں گے زنا کاروں کو اپنے جرم کی سخت سزا ملے گی۔ جیسا کی واقعہ شب معراج والی حدیث میں بھی بیان ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مختلف مقامات سے گزرتے ہوئے تنور جیسی جگہ پر پہنچے، جہاں شور و غوغے ہو رہے تھے۔ اس سے متعلق آپ نے فرمایا کہ: ہم نے اس کے اندر جھانک کر دیکھا تو اس میں مرد و زن سب عریاں نظر آئے۔ آگ کی لپٹ ان کے نیچے سے ان تک پہنچتی اور وہ چیختے چلانے لگتے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا، وہ ننگے مرد و عورت، جو سب تنور جیسی جگہ میں تھے وہ سب زانی مرد و عورت تھے........

یہ سب آں حضور ﷺ نے خواب میں دیکھا تھا، جو بالکل ایک حقیقت کی طرح تھا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول کو گویا یہ دکھایا اور بتایا کہ دنیا میں زنا کار و بدکار مرد و زن کا آخرت میں کیا حال ہوگا اور ان کو کتنی سخت سزا ملے گی۔ آگ کی بھٹی میں وہ جل رہے ہوں گے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوراس کا شعلہ نیچے سے اٹھ کر اوپر تک ان کو جھلسا دے گا۔ ذرا اندازہ لگایئے اس سخت ترین سزا و عذاب کا اور سوچیئے کہ دنیا میں جو لوگ اس جرم عظیم کا ارتکاب کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمارا کچھ نہیں ہوگا، وہ کسی طرح بھی بچ نہیں سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: " وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهاً آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَاماً ، يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَاناً " (الفرقان: ٦٨-٦٩) اور جو لوگ اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کو اپنا معبود نہیں پکارتے ہیں نہ اس نفس کو ناحق قتل کرتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا۔ اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب کیا جائے گا اور ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا۔ اللہ سب کو اس گناہ سے بچائے۔ آمین۔

قرآن مجید کی سورہ تحریم (آیت:٦) میں جہنم پہ مامور ومقرر فرشتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ " اس (جہنم) پہ سخت مضبوط (قسم کے) فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور ان کو جو حکم ہوتا ہے وہی کرتے ہیں انہی فرشتوں میں سے ایک مالک نامی انچارج فرشتہ وہ بھی تھا جسے رسول اللہ ﷺ نے شب اسراء میں دیکھا تھا جس کی شکل وصورت حد درجہ کریہہ وخراب تھی۔ آں حضور ﷺ نے تو اسے نہیں پہچانا مگر جب اس وقت اپنے ساتھ والے فرشتوں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ جہنم کا مالک نامی انچارج فرشتہ ہے وہ اس وقت اپنا کام انجام دے رہا تھا اور جہنم کی آگ بھڑکا رہا تھا۔ چونکہ وہ اسی کام پہ مامور تھا اسی لئے وہ اپنی ذمہ داری ادا کرنے میں لگا ہوا تھا۔ مالک نامی اس فرشتہ کا ذکر قرآن مجید کے اندر بھی ہوا ہے۔

نبی کریم ﷺ جب (دونوں فرشتوں کے کہنے پر) وہاں سے روانہ ہوئے تو ایک باغ میں پہنچے جس میں فصل ربیع کے تمام پھول کھلے ہوئے تھے۔ باغ کے درمیان میں ایک دراز قد شخص اور اس کے ارد گرد بہت سارے بچے تھے۔ وہ سب کون تھے؟ آں حضور ﷺ نے جب ان کے بارے میں پوچھا تو بتلایا گیا کہ "اور وہ دراز قد آدمی جو باغ میں تھا وہ حضرت ابراہیم علیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام تھے اور ان کے ارد گرد جمع بچے فطرت اسلامیہ پر فوت ہونے والے بچے تھے۔ اسلامی نقطہ نظر کے مطابق سارے بچے فطرت اسلام پر ہی پیدا ہوتے ہیں اور اس طرح وہ پیدائشی مسلمان ہوتے ہیں مگر ان کے والدین ان کو یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں بھی اس کا بیان ہوا ہے۔ خود زیر نظر حدیث میں بھی مذکور ہے کہ بعض صحابہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اور مشرکین کے بچے؟ تو آپ نے فرمایا کہ مشرکین کے بچے بھی۔ (جنت میں داخل ہوں گے) تب ہی آپ نے بشمول اولاد مشرکین تمام بچوں کو جو فطرت پہ وفات پا چکے ہیں توحید کے سب سے بڑے داعی و علمبردار حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ارد گرد دیکھا، وہ ایک ایسے باغ کے اندر تھے جس میں فصل ربیع کے تمام پھول کھلے ہوئے تھے اور آسمان کی چھوتی ہوئی بلندی قامت کے سبب ان کا سر نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظمت شان و رفعت مقام سمجھ میں آتی ہے کہ وہ موسم بہار والے تمام قسم کے پھول کے باغ میں نظر آئے اور فطرت اسلام پر وفات پائے تمام بچے ان کے ساتھ تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوت توحید اور ان کی قدر و منزلت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقاً نَّبِيّاً • إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئاً • يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطاً سَوِيّاً • يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَنِ عَصِيّاً • يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيّاً • قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيّاً • قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيّاً (مریم:۴۱ تا ۴۷)

اور ابراہیم کا قصہ ان کو سنا، بلا شبہ وہ بڑے ہی راست باز نبی تھے، جب انہوں نے اپنے باپ سے کہا ابا جان! آپ ایسی چیزوں کی عبادت کیوں کرتے ہیں جو نہ سنتی ہیں اور نہ دیکھتی ہیں اور نہ ہی آپ کے کچھ کام آ سکتی ہیں۔ اے ابا جان! مجھے خدا کی طرف سے وہ علم پہنچا ہے جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو نہیں پہنچا۔اس لئے آپ میری اتباع کریں میں آپ کو سیدھی راہ دکھاؤں گا۔اے ابا جان آپ شیطان کی پرستش نہ کریں بے شک شیطان رحمٰن کا نافرمان ہے۔ابا! مجھے خوف ہے کہ کہیں اللہ کا عذاب آپ کو پہنچ نہ جائے، پھر آپ شیطان کے قریبی ہو جائیں گے۔(حضرت ابراہیم کے) باپ نے کہا: اے ابراہیم! کیا تو میرے معبود سے روگرداں ہے اگر تو باز نہیں آیا تو میں تجھے سنگسار کردوں گا اور تو مجھ سے دور ہو جا۔توحید کی دعوت دینے کے صلہ میں حضرت ابراہیم کو جن مشکلات اور پریشانیوں سے دوچار ہونا پڑا وہ سیرت ابراہیمی کا ایک نمایاں وروشن باب ہے۔مگر اس کے ساتھ اللہ نے ان کو جو رتبہ ومقام عطا کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔یہ محل اس تفصیل کا نہیں۔ زیر بحث حدیث میں صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شب معراج میں حضرت ابراہیم کو ایک رنگا رنگ باغ میں دیکھا جہاں بہت سارے بچے بھی موجود تھے، جنہوں نے فطرت اسلام پر وفات پائی تھی اور شرک کی حالت سے بچ کر جنت میں دخول کے سزاوار اور مستحق بنے تھے۔ایمان وتوحید کے تعلق سے حضرت ابراہیم کی ذات ہمارے لئے بلا شبہ اسوہ ونمونہ ہے۔ ہمیں ان کی حیات بابرکات سے درس لے کر اپنی زندگی اسی طرح گزارنے کی کوشش کرنی چاہئے۔اللہ ہمیں اس کی توفیق دے۔آمین۔

واقعہ معراج سے متعلق مطول ومفصل حدیث درس وعبرت اور پند وموعظت کی بیش بہا باتوں سے بھری ہوئی ہے اور اس کے اندر مذکورہ شب اسراء کی سچی داستان، حقائق وعجائب کا مجموعہ ہے۔خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ **قد رایت منذ اللیلة عجبا**.......رات بھر میں نے عجیب چیزیں دیکھیں۔کوئی اگر اس میں غور کرے اور تدبر وتفکر سے کام لے تو خزینہ معلومات حاصل کرنے کے علاوہ وہ عبرت ونصیحت بھی حاصل کرے اور اپنے عمل درست کرنے کی بھی کوشش کرے گا ایک مومن کی یہی شان بھی ہوتی ہے کہ وہ ایسا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا اور اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے.....جیسا کہ آپ نے فرمایا: ہم اس شہر کے اندر داخل ہوئے تو اس میں ہمیں کچھ ایسے لوگ ملے جن کا نصف بدن تو اتنا خوبصورت تھا جتنا کہ تم نے کوئی دیکھا ہوگا اور باقی نصف بدن اتنا بدصورت کہ جتنا تم نے کوئی دیکھا ہوگا۔یہ ان لوگوں کی صورت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حال تھی جنہوں نے اچھے برے سب عمل کئے۔ کچھ اچھے عمل، کار خیر کئے، اس لئے ان کا نصف بدن بہت ہی خوبصورت تھا اور کچھ خراب عمل بھی کئے اس لئے باقی نصف بدن بہت ہی بدصورت تھا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:" وَآخَرُونَ اعْتَرَفُواْ بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُواْ عَمَلاً صَالِحاً وَآخَرَ سَيِّئاً عَسَى اللّهُ أَن يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ "(التوبۃ:۱۰۲) اور بعض لوگوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا جنہوں نے ایک عمل نیک اور ایک برے عمل کو ملا دیا قریب ہے کہ اللہ ان کو معاف کرے، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ یہ آیت بتلا رہی ہے کہ کسی کے کچھ عمل اچھے بھی ہو سکتے ہیں اور کچھ برے بھی جیسا کہ تفسیر میں بیان ہوا ہے کہ بھلے سے مراد وہ اعمال صالحہ ہیں جو جہاد میں پیچھے رہ جانے سے پہلے وہ کرتے رہے ہیں جن میں مختلف جنگوں میں شرکت بھی ہے اور کچھ برے سے مراد تبوک کے موقع پر ان کا پیچھے رہنا ہے۔

(قرآن کریم مع ترجمہ وتفسیر از مولانا محمد جونا گڑھی ص:۵۴۷)

گرچہ آیت میں خاص لوگوں کا تذکرہ ہے مگر عموم پر بھی اسے محمول کرتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ ایسے لوگ جن کے دنیا میں اچھے اور برے بھی طرح کے عمل آمیزاں رہے، ان کے تعلق سے رسول اللہ ﷺ نے شب معراج میں دیکھا کہ ان کا نصف بدن بہت ہی خوبصورت تھا اور باقی نصف بہت ہی خراب، جن کو بالکل سفید پانی والی نہر میں کود جانے کے لئے کہا گیا تو وہ کود گئے۔ پھر وہ لوٹ کر آئے تو ان کی بدصورتی ختم ہو چکی تھی اور وہ خوبصورت ہو گئے تھے۔ ان کے بارے میں جب آں حضور ﷺ نے پوچھا تو بتلایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ملے جلے اچھے برے عمل کئے تھے مگر اللہ نے ان کو معاف کر دیا، بلاشبہ اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ یقیناً اللہ کے رحم وکرم کی کوئی انتہاء نہیں اور بندوں کے حق میں ان کی مغفرت بھی بہت بڑی بات ہے، بہ غور دیکھیں تو پتہ چلے گا کہ اللہ کی مغفرت بھی اس کے رحم وکرم کا ہی نتیجہ ہے مگر ایک مسلمان کو اپنے سارے عمل اچھے اور بہترین بنانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اللہ کی رضا کیسے حاصل ہوگی، یہ مدنظر رکھتے ہوئے کوئی کام کرنا چاہئے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا کی بلندی اور دین کی بہتری

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ ﷺ رأیت ذات لیلة فیما یری النائم کأنی فی دار عقبة بن رافع برطب من رطب بن طاب فاولت الرفعة لنا فی الدنیا والعاقبة فی الآخرة وان دیننا قد طاب.

(الصحیح لمسلم ۲/ کتاب الرویا)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا: میں نے ایک شب خوابیدہ آدمی (کے خواب) دیکھنے کی طرح دیکھا کہ ہم جیسے عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں، ہمارے پاس رطب بن طاب (نامی) ترچھوارے لائے گئے۔ میں نے یہ تعبیر کی کہ دنیا میں ہمارا درجہ بلند ہوگا اور آخرت میں انجام نیک اور ہمارا دین بہتر وعمدہ ہے۔

اس حدیث میں مذکور رسول اللہ ﷺ کا خواب بہ ظاہر ایک سیدھا سادہ خواب ہے، مگر بغور دیکھیں تو پتہ چلے گا کہ آپ نے نہ صرف خود کو عقبہ بن رافع کے گھر میں دیکھا، جہاں آپ کے سامنے ترچھوارے لاکر رکھے گئے، بلکہ خواب میں پیش آمدہ واقعہ کے بیان سے متعلق جن الفاظ کا استعمال کیا ان کی روشنی میں تعبیر بھی نکالی اور اس طرح آپ ﷺ نے یہ اشارہ فرمایا کہ خوابوں کی تاویل وتعبیر میں الفاظ کا بھی عمل دخل ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ بیان ہوا ہے کہ آپ ﷺ نے یہ تعبیر لفظوں سے نکالی۔ بلندی کی رفعت سے عاقبت کی بہتری عقبہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اور عمدگی کی طاب سے۔ معلوم ہوا کہ تعبیر کا ایک طریقہ ہے کہ صرف لفظوں سے بطور فال کے مطلب سمجھے۔ حاشیہ ترجمہ صحیح مسلم ۴۲۷/۵) اچھے اور بہتر الفاظ و اسماء سے نیک فال لینا تو خود رسول اللہ ﷺ کو بھی پسند تھا اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ..... **یعجبنی الفال** نیک فال لینا مجھے اچھا لگتا ہے۔ مذکورہ حدیث میں اسی لئے آں حضرت ﷺ نے ''رافع'' کی رفعت سے دنیا کی بلندی، ''عقبہ'' کے عاقبت سے آخرت کے بہتر انجام اور ''طاب'' سے دین کی بہتری مراد لی اور اپنے خواب کی یہی تعبیر بیان کی جیسا کی اوپر بیان ہوا ہے۔ الفاظ کے معنی ومفہوم کے اعتبار سے خواب میں نظر آئے واقعہ کی تعبیر کی جا سکتی ہے اور نیک فال بھی لیا جا سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ کام ہر کوئی نہیں انجام دے سکتا ہے اس کے لئے علمی اور دینی بصیرت کے ساتھ ساتھ صالح اور نیک فکر وعمل کا مالک ہونا ضروری ہے۔ خوابوں کی تعبیریں بتانا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ بلکہ اس کے لیے بھی ایک خاص صلاحیت ولیاقت کی ضرورت ہے۔ شارع علیہ السلام سے بڑھ کر بھلا اور کون خوابوں کی صحیح تعبیر بتانے والا ہوسکتا ہے، آپ کے خواب کو بھی تشریعی حیثیت حاصل ہے۔ اور آپ نے جو کچھ بھی خواب میں دیکھا ہے، وہ واقع ہو کر رہا ہے۔ دنیا میں آپ کی رفعت شان و بلندی مقام، آخرت میں حسن انجام اور دین اسلام کی اچھائی و بہتری میں بھلا کیسے شک ہوسکتا ہے۔ اب جس کی عقل پہ پردہ پڑا ہو، جنون کو خرد اور خرد کو جنوں وہ سمجھتا ہو نیز سیاہ سفید میں فرق وتمیز اور اس کا شعور ہی مخدوش ہو تو پھر اس کا خدا خیر کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت میں دخول کا شرف

عن ابن عمر قال: رایت فی المنام کان فی یدی سرقة من حریر لا اھوی بھا إلی مکان فی الجنة الا طارت بی الیه فقصصتھا علی حفصة فقصتھا حفصة علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال ان اخاک رجل صالح او قال ان عبد الله رجل صالح.

(الصحیح للبخاری، کتاب التعبیر، باب الاستبرق و دخول الجنة فی المنام ص: ۸۰٤)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا میرے ہاتھ میں ہے۔ میں جنت میں جس جگہ بھی جانا چاہتا ہوں، وہ اسی طرف مجھے اڑا کر لے جاتا ہے۔ چنانچہ میں نے یہ واقعہ حضرت حفصہؓ سے بیان کیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی نیک آدمی ہے یا آپ نے (بایں الفاظ) فرمایا کہ عبداللہ نیک آدمی ہے۔

حضرت عبداللہ حضرت عمر بن خطاب کے بڑے زیرک وہوشیار اور نیک وسمجھدار لڑکے تھے۔ بعض موقع پر ان کی ذہانت وفطانت اس طرح بھی دیکھنے کو ملی کہ حضرت عمرؓ جیسے ذہین اور عبقری انسان بھی ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ ایک نیک آدمی ہونے کی شہادت تو زیر بحث حدیث میں ہی رسول اللہ ﷺ دے رہے ہیں، جس میں حضرت ابن عمرؓ اپنا ایک خواب بیان کرتے ہیں کہ........ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا میرے ہاتھ میں ہے، میں جنت میں جس جگہ بھی جانا چاہتا ہوں وہ اسی طرف مجھے اڑا کر لے جاتا ہے.....انہوں نے اپنا یہ خواب بہن حضرت حفصہؓ سے بیان کیا اور انہوں نے آں حضور ﷺ کی خدمت میں بیان کر دیا تو آپ نے فرمایا (اے حفصہ) تمہارا بھائی ایک نیک آدمی ہے۔ جو آدمی اپنے ہاتھ میں ایک ریشمی ٹکڑا لئے خود کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت میں دیکھے اور اس میں بھی صورت ایسی ہو کہ وہ جنت کے اندر جہاں جس جگہ جانا چاہتا ہو، وہ ریشمی ٹکڑا وہیں پہنچا دیتا ہو تو پھر ایسے آدمی کے جنتی ہونے میں کیا شک وشبہ ہوسکتا ہے۔ وہ بھی تب جب ایسا کوئی آدمی حضرت ابن عمرؓ ہوں، جن کے بارے میں خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ نعم الرجل عبد الله لو كان يصلي من الليل. عبداللہ کتنا اچھا آدمی ہے، کاش وہ رات میں (اٹھ کر) عبادت کرتا۔ ان کے لڑکے حضرت سالم کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضرت ابن عمرؓ رات میں بہت کم سونے لگے تھے (متفق علیہ) یعنی رات میں وہ اب بیدار ہو کر پابندی سے قیام اور عبادت وریاضت کرنے لگے تھے۔

شریعت میں قیام اللیل وتہجد اور رات کی نفل عبادت کی جو اہمیت وفضیلت ہے اس سے بھلا کس کو انکار ہوسکتا ہے ایک حدیث میں آں حضور ﷺ فرماتے ہیں...... افضل الصلاة بعد الفريضة صلاة الليل" (مسلم) فرض نماز کے بعد سب سے بہترین نماز رات کی نماز ہے۔ اب جو آدمی رات میں پابندی سے سونا چھوڑ کر بہ کثرت عبادت وریاضت کرے تو اس کے لئے سعادت ونیک بختی کی اور کیا بات ہوسکتی ہے۔ ایک حدیث میں تو آں حضور ﷺ نے خود حضرت ابن عمرؓ کو نصیحت فرمائی: يا عبد الله لا تكن مثل فلان كان يقوم الليل فترك قيام الليل" (متفق علیہ) اے عبداللہ! فلاں کی طرح مت ہو جاؤ کہ جو (پہلے تو) قیام اللیل کرتا تھا، پھر (بعد میں) چھوڑ دیا۔ گویا یہ گرچہ فرض عبادت نہیں، پھر بھی حسب استطاعت اس کی پابندی بہرحال ایک افضل عمل ہے، جس کی حضرت عبداللہ ابن عمرؓ بھی پابندی کرنے لگے تھے۔

مذکورہ بالا خواب گرچہ ایک صحابی رسول حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے دیکھا تھا، مگر اس کی صداقت کا مہر آں حضور ﷺ نے یہ فرما کر لگا دیا کہ عبداللہ ایک نیک آدمی ہے، اس خواب کے علاوہ حضرت ابن عمرؓ سے متعلق آں حضور ﷺ کے نظریہ وخیال کی روشنی میں بھی ان کی اہمیت اور قدر ومنزلت کا پتہ لگانا کچھ مشکل نہیں ہے۔ اپنے والد حضرت عمرؓ کی طرح تو ان کا مقام نہیں، مگر باپ ابن خطاب کو ان پر ضرور ناز تھا اور کیوں نہ ہو کہ خود رسول اللہ ﷺ نے ان کو مرد صالح قرار دیا تھا۔ اللہ ہر باپ کو ایسی اولاد سے نوازے۔ آمین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن سلام ایک باغ میں.......

عن عبد الله سلام قال: رأيت كأني في الروضة ووسط الروضة عمود، في اعلى العمود عروة، فقيل لي ارقه، قلت لا استطيع، فأتاني وصيف فرقع ثيابي فرقيت فاستمسكت بالعروة، فانتهيت وانا مستمسك بها فقصصتها على النبي صلى الله عليه وسلم فقال: العروة لا تزال مستمسكا بالاسلام حتى تموت.

(الصحيح للبخاري، كتاب التعبير، باب التعليق بالعروة والعلقة)

حضرت عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے خود کو ایک باغ میں دیکھا، باغ کے درمیان میں ایک ستون ہے، جس کی چوٹی پر ایک کندہ ہے، مجھ سے کہا گیا کہ چڑھو، میں نے کہا کہ میں نہیں چڑھ سکتا پھر میرے پاس ایک خادم آیا تو اس نے میرے کپڑے تھامے تب میں چڑھ گیا اور کندے کو پکڑ لیا میں جب بیدار ہوا تو اس کندے کو پکڑے ہوئے تھا۔ پھر میں نے یہ خواب نبی کریم ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ باغ تو اسلام کا باغ ہے، ستون بھی اسلام کا ستون ہے اور وہ کندہ یعنی تم مرتے دم تک اسلام کو تھامے رہو گے۔

اسلام جب کسی کے دل میں رچ بس جاتا ہے تو اسے ہر وقت اسی کا خیال آتا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ اس کا ایسا شیدائی بن جاتا ہے کہ کچھ اور اسے اچھا ہی نہیں لگتا۔ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے اور سوتے جاگتے وہ اپنے دل ودماغ میں اسی کو بسائے رہتا ہے۔ یہ ایک سچے مومن کی پہچان بھی ہوتی ہے۔ وہ عملاً بھی اس پر ثابت قدم رہتا ہے اور ایک پل کے لئے اس سے دور رہنا اسے گوارا نہیں ہوتا۔ قرآن مجید میں ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (الاحقاف:١٣)

بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر جمے رہے تو ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ مغموم ہوں گے۔

حضرت عبداللہ بن سلام ایسے ہی لوگوں میں سے تھے جو پہلے تو ایک یہودی عالم تھے مگر پھر انہوں نے اسلام قبول کیا اور مسلمان ہو گئے۔ اوپر جو خواب بیان ہوا ہے۔ وہ انہوں نے ہی دیکھا تھا۔ جس سے ان کی اسلام سے وابستگی، گہرا تعلق اور ان کے بارے میں خود آں حضور ﷺ کی یہ پیشین گوئی و بشارت بھی واضح ہوتی ہے کہ تادم مرگ اسلام پر ثابت قدم رہیں گے۔ چنانچہ خواب میں حضرت عبداللہ بن سلام نے جس "عروۃ الوثقی" کو دیکھا کہ وہ اسے پکڑے ہوئے ہیں اور آپ نے اس کی یہ تعبیر بتائی کہ تم تادم آخر اسلام کو تھامے رہو گے تو ان کے حق میں آں حضور کی پیشن گوئی صحیح ثابت ہوئی اور انہوں نے نہ کہ صرف ایک مسلمان کی حیثیت سے بلکہ ایک جلیل القدر صحابی رسول کی حیثیت سے اپنی زندگی گزاری۔

دراصل انہوں نے خواب دیکھا کہ وہ ایک باغ میں ہیں۔ باغ کے درمیان میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ستون ہے اور اس کی چوٹی پر ایک کندہ ہے۔ ان سے کہا گیا کہ اس پر چڑھو، مگر انہوں نے کہا کہ مجھے اس کی طاقت نہیں۔ تب ہی وہاں ایک ملازم آ گیا، جس نے ان کے کپڑے سنبھال کر سہارا دیا تو وہ اس پر چڑھ گئے۔ جب ان کی آنکھ کھلی اور وہ بیدار ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ وہ اس کندے کو پکڑے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن سلام نے یہ خواب آں حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے اس کی تعبیر بتاتے ہوئے فرمایا کہ وہ باغ تو اسلام کا باغ ہے۔ ستون بھی اسلام ہی کا ہے اور وہ کنڈہ **"عروة الوثقى"** (مضبوط کنڈہ) ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے خواب کی تعبیر بتائی۔ اس سے اسلام کی عظمت واہمیت کے علاوہ خود حضرت عبداللہ بن سلام کی قدر ومنزلت واضح ہوتی ہے۔ اسلام بلا شبہ ایک ایسے باغ کی طرح ہے، جس میں ہرے بھرے برگ وبار اور پھلے پھولے پھل پھول ہیں۔ جن کے اندر چشم بیں اور دیدہ ور دل کے لئے سامان کشش ہے۔ لیکن وہ لوگ جن کی نظر خراب اور دلوں میں کجی ہے، ان کو ایسی کوئی خوبی بھی خرابی اور حسن بھی قبح نظر آتا ہے۔ دن کی روشنی میں اگر چمگادڑ کو نظر نہیں آئے تو اس میں سورج کی کیا خطا؟ وہ تو ہمیشہ طلوع ہو کر اپنی ضیاء پاش کرنوں سے پورے جہاں کو منور کرتا ہے۔ حیرت ہے کہ جو دین پوری انسانیت کے لئے فلاح و بہبود کے لئے آیا، آج کچھ لوگ اسے ہی بدنام کرنے اور طرح طرح کا الزام اس کے سر تھوپنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اللہ ان کو نیک سمجھ اور ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم سب کے سامنے اسلام کا سچا پیغام پیش کر سکیں۔ آمین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کا خواب

عن ابن شهاب اخبرني خارجة بن زيد بن ثابت أن ام العلاء امرأة من الأنصار بايعت رسول الله ﷺ أخبرته انهم اقتسموا لهما جرين قرعة قالت: فطار لنا عثمان بن مظعون و انزلناه في ابياتنا فوجع وجعه الذي توفي فيه، فلما توفي غسل و كفن في اثوابه. دخل رسول الله ﷺ فقلت رحمه الله عليك ابا السائب. فشهادتي عليك لقد اكرمك الله. فقال رسول الله ﷺ وما يدريك ان الله اكرمه فقلت بابي انت يا رسول الله فمن يكرمه الله؟ فقال رسول الله : اما هو فو الله لقد جاءه اليقين والله اني لارجو له الخير والله ما ادري و انا رسول الله ما ذا يفعل بي، فقالت: والله لا ازكي بعده احدا ابدا.

(الصحيح للبخاری، کتاب التعبیر، باب رؤیا النساء)

ابن شہاب نے خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ انصار کی ایک خاتون حضرت ام علاءؓ جنہوں نے رسول اللہ سے بیعت کی تھی، انہوں نے بتایا کہ انصار نے مہاجرین کو قرعہ اندازی کر کے تقسیم کر لیا۔ ان کا بیان ہے کی حضرت عثمان بن مظعون ہمارے حصے میں آئے اور ہم نے ان کو اپنے گھر میں اتارا۔ پھر وہ اس بیماری میں مبتلا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے۔ جس کے سبب ان کی وفات ہو گئی۔ جب غسل دے کر ان کو ان کے کپڑے میں کفن دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، میں نے کہا: اے ابو سائب (رضی اللہ عنہ) عثمان بن مظعون) آپ پر اللہ کی رحمت ہو، میری یہ گواہی ہے کہ اللہ نے آپ کو عزت بخشی ہے۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیسے پتہ چلا کہ اللہ نے ان کو بزرگی عطا کی ہے؟ تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان! اللہ اور کس کو عزت وشرف عطا کرے گا؟ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تو اللہ کی قسم وفات پا گئے اور میں بھی ان کے لئے خیر وخوبی کی ہی امید رکھتا ہوں۔ لیکن اللہ کی قسم میں اللہ کا رسول ہوں اور مجھے بھی یہ نہیں معلوم (نزول وحی سے پہلے کی بات ہے) کہ میرے ساتھ کیا ہوگا۔ حضرت ام علاء نے کہا: اللہ کی قسم! میں اب اس کے بعد کسی کا تزکیہ وتعریف نہیں کروں گی۔

مذکورہ بالا حدیث میں بہ ظاہر کہیں کسی لفظ سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ حضرت ام علاء نے کوئی خواب دیکھا تھا دراصل اس حدیث کا ایک حصہ دوسری جگہ پر اس طرح بیان ہوا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے خواب میں حضرت عثمان کے لئے ایک چشمہ رواں (بہتا ہوا) دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: " **ذاک عملہ یجری لہ** " یہ (دراصل) ان کا عمل ہے جو جاری رہے گا۔

حضرت عثمان بن مظعون ؓ مہاجر صحابی اور ایک نیک انسان تھے۔ اسی لئے حضرت ام علاء نے خواب میں ان کے لئے بہتے ہوئے چشمے کا ذکر جب آں حضور سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ان کا عمل ہے جو بہتا رہے گا ان کی وفات کے بعد آپ جب ان کے پاس پہنچے تو آپ نے ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے نیک امید کا اظہار فرمایا مگر حضرت ام علاء کی اس بات کو آں حضور نے اچھا نہیں سمجھا کہ اللہ نے ان کو عزت وشرف عطا کیا ہے کیونکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے آپ کی موجودگی میں ایسا اپنی طرف سے کہا تھا اور بلا ثبوت کے محض حسن ظن کی بنیاد پر یہ بات بول گئی تھیں۔ چنانچہ آپ نے ان سے اپنی اس (بے سوچے سمجھے بولی گئی بات) کا احساس ہوا، تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اب اس کے بعد کسی کی تعریف نہیں کروں گی۔

مذکورہ حدیث سے جہاں اور بہت ساری باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ بندۂ مومن کا نیک عمل ضائع نہیں ہوتا اور کسی نہ کسی شکل میں اس کا اثر مرتب ہوتا رہتا ہے "صدقہ جاریہ" اس قسم کا کوئی عمل تو مومن کو مرنے کے بعد بھی ثواب پہنچاتا رہتا ہے اور جتنے لوگ اس سے مستفید ہوتے ہیں، سب ان کے حق میں دعائیں کرتے ہیں۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ بے سوچے سمجھے اور بغیر پختہ ثبوت کے کسی کے بارے میں رائے زنی نہیں کرنی چاہئے۔ تزکیہ وتوصیف اور تعریف کرنے میں احتیاط سے کام لینا چاہئے۔ اس وقت بھی جب کہ آپ کو بہ ظاہر لگے کہ دوسرے کے تعلق سے ہم اپنے اس انداز میں بالکل صحیح ہیں غلو اور مبالغہ آرائی سے تو ہمیں ہمیشہ ہی بچنا چاہئے۔ جو جس درجہ ومرتبہ کا ہو، اس کا تعارف بھی دائرہ میں رہتے ہوئے کرانا چاہئے اور اسی طرح تحقیر وتنقیص شان سے بھی گریز کرنا چاہئے۔ کل ملا کر ہمارے اندر اعتدال ومیانہ روی ہو کہ یہی اسلام کی تعلیم ہے اور ایک بہتر طریق بھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہ حالت خواب خانہ کعبہ کا طواف

عن الزهری اخبرنی سالم بن عبد الله بن عمر ان عبد الله ابن عمر رضی الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ بينا انا نائم رأيتنی اطوف بالكعبة فاذا رجل آدم سبط الشعر بين رجلين ينطف راسه ماء فقلت من هذا؟ قالوا ابن مريم فذهبت التفت فاذا رجل احمر جسيم جعد الراس اعور العين اليمنی، كأن عينه عنبة طافية، قلت من هذا؟ قالوا هذا الدجال اقرب الناس به شبه ابن قطن. رجل من بنی المصطلق من خزاعة.

(الصحيح للبخاری، كتاب التعبير، باب الطواف بالكعبة فی المنام)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا تب ہی میں نے خود کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا، وہاں گندمی رنگ کا، سیدھے بالوں والا ایک آدمی، دو آدمی کے بیچ میں تھا اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، میں نے کہا یہ کون ہے؟ بتایا کہ ابن مریم (حضرت عیسیٰ) ہیں۔ میں واپس لوٹنے لگا تو ایک سرخ رنگ کے بھاری آدمی پر نظر پڑی، جس کے بال گھنگرالے اور دائیں آنکھ سے وہ کانا تھا جو پکے ہوئے انگور کے مانند تھا۔ میں نے کہا یہ کون ہے؟ کہا کہ یہ دجال ہے۔ جو تمام لوگوں میں (قبیلہ) بنو مصطلق کے ایک آدمی ابن قطن سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خانہ کعبہ، جو اسلامی روحانی مرکز اور مسلمان کا قبلہ ہے، اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

﴿وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْناً وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ﴾ (البقرۃ:۱۲۵)

ہم نے بیت اللہ لوگوں کے لئے ثواب اور امن و امان کی جگہ بنائی، تم مقام ابراہیم کو جائے نماز مقرر کر لو۔ ہم نے ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام سے وعدہ لیا کہ تم میرے گھر کو طواف کرنے والوں اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھو، اللہ کا پہلا گھر، خانہ کعبہ کا طواف کرنا اسلام میں ایک نیک عمل ہے اور دوران حج ایک حاجی جہاں اور بہت سارے کام انجام دیتا ہے وہیں وہ خانہ کعبہ کا طواف بھی کرتا ہے اور سنت رسول کے مطابق وہ اس کے چاروں طرف چکر لگاتا ہے۔ یہ طواف بجائے خود خانہ کعبہ کی اہمیت وفضیلت واضح کرتا ہے۔ جس نے اپنی امت کو خانہ کعبہ کا طواف کرنے کی تعلیم دی اور اس کا طریقہ وادب سکھایا وہ بھلا اس عمل کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔ بیت اللہ کی زیارت سے مشرف ہونے والا ایک بندہ مومن طواف کعبہ کا یہ عمل آخر کیسے چھوڑ سکتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے تو خواب میں بھی خود کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا۔ جیسا کہ زیر بحث مذکورہ حدیث سے واضح ہوتا ہے۔ اسی دوران آں حضور ﷺ نے حضرت عیسیٰ کو بھی دیکھا، جو گندم گوں اور سیدھے بال والے تھے۔ یہ بہر حال ان کے خوبرو ہونے کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی (بغیر باپ کے) پیدائش کو ایک نشانی قرار دیا اور ان کو بہت سارے امتیازات وخصوصیات سے بھی نوازا۔ وہ مسیح (بہ وزن فعیل بمعنی ماسح پونچھنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہاتھ پھیرنے والے) بھی تھے۔ اللہ کی مشیت سے وہ جس برص و جذام والے مریض کو جسم چھو کر ہاتھ پھیر دیتے وہ شفایاب ہو جاتا تھا۔ اپنی ماں حضرت مریمؑ کی گود میں ہی انہوں نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا: **إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا** " (مریم:۳۰) میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب (انجیل) دی اور نبی بنایا۔ (یعنی دیگا اور بنائے گا) اس انسان کے برعکس آں حضور ﷺ نے ایک دوسرے آدمی کو دیکھا تو وہ گھنگرالے بال والا اور داہنی آنکھ کا کانا تھا۔ حدیث میں بتایا گیا ہے کہ وہ بنو مصطلق کا ایک آدمی (ابن قطن) سے بہت مشابہ دجال تھا۔ بھونڈی شکل وصورت والے اس آدمی کو مسیح (بہ وزن بمعنی مفعول پونچھا ہوا کہ وہ اپنی آنکھ سے کانا تھا) کہا جاتا ہے۔

اس کے بارے میں حدیث کے اندر بیان ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال آئے گا، یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے قریب جب آ جائے گا تو وہاں تین جھٹکے پڑیں گے جن کے سبب ہر کافر اور منافق نکل کر اس کی طرف چلا جائے گا۔

(صحیح بخاری، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال)

اسی لئے آپ نے اپنی امت کو اس سے بچ کر رہنے کی تاکید بھی فرمائی اور نماز میں اس کے فتنہ سے خود بھی پناہ مانگتے تھے۔

اللہ ہم سب کو بھی دجال کے فتنہ سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

...... کہ میں نے خواب دیکھا ہے

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْىَ قَالَ يَا بُنَىَّ إِنِّىْ أَرَى فِى الْمَنَامِ أَنِّىْ أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِىْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِيْنَ ، فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِيْنِ، وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيْمُ ، قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ (الصافات: ۱۰۲-۱۰۵) قال مجاهد: اسلما: سلما ما أمر به و تله، وضع وجهه بالأرض.

(الصحيح للبخاری، کتاب التعبير، باب رويا ابراهيم عليه السلام)

پھر جب وہ (بچہ) اتنی عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ چلے پھرے تو اس (ابراہیمؑ) نے کہا: میرے پیارے بچے! میں خواب میں اپنے آپ کو تجھے ذبح کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، اب تو بتا کہ تیری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے جواب دیا، ابا جو حکم کیا جاتا ہے بجا لائیے ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔ غرض جب دونوں مطیع ہو گئے اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل گرا دیا تو ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم یقیناً تو نے اپنے خواب کو سچ کر دکھایا۔ ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔ درحقیقت یہ کھلا امتحان تھا۔ اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے دیا۔ اور ہم نے ان کا ذکر خیر پچھلوں میں باقی رکھا۔ ابراہیم پر سلام ہو۔ ہم نیکوں کاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا۔ (ترجمہ: تفسیر احسن البیان)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ آیات میں اللہ نے اپنے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کے اس باب کی منظر کشی کی ہے جب حضرت ابراہیم کو بت شکنی کی وجہ سے آتش کدہ نمرود میں ڈالا گیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اس آگ سے بسلامت باہر نکال دیا۔ اس واقعہ کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے بابل (عراق) سے نکل جانے کا قصد کرلیا چنانچہ آپ نے ملک شام کی طرف ہجرت فرمائی اور اسی ملک میں اپنا مسکن بنایا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے "رب هب لی من الصالحین" کی دعا کی چونکہ وہ دعاء خلیل اللہ کی تھی لہٰذا اللہ خالق ارض وسماوات نے "غلام حلیم" کی خوش خبری دی۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ چلنے پھرنے کے قابل ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک عجیب وغریب آزمائش میں ڈال دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ سے اسماعیل کی جانی قربانی کا حکم صادر فرمایا، یہ بڑا جاں گسل اور صبر آزما مرحلہ تھا۔ باپ نے بیٹے کو حکم الٰہی سنایا کہ خواب میں تجھ کو ذبح کر رہا ہوں بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے۔ (چونکہ انبیاء کرام کا خواب من جانب اللہ ہوتا ہے اس پر تخیل اور توہم کا اطلاق نہیں ہوسکتا) لہٰذا بیٹا باپ کی مرضی سے سرمو انحراف کئے بغیر پکار اٹھا کہ "یا ابت افعل ما تومر" ابا جان آپ کو جو حکم دیا گیا اس کو کر گزریئے۔ اللہ کے حکم کی تعمیل میری زندگی کا مقصد اولین ہے، یہ قربانی میری زیست کا عنوان ہے، آپ کی سرخروئی میری بقاء پر مقدم ہے ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے۔

جب باپ اور بیٹے دونوں حکم الٰہی کی تعمیل کے لئے تیار ہو گئے اور حضرت ابراہیمؑ نے اپنے لخت جگر اسماعیل کو پیشانی کے بل لٹا دیا تو اس منظر کو دیکھ کر رحمت الٰہی جوش میں آ گئی اور باپ بیٹے کو "لقد صدقت الرویا" کے مژدہ جانفزا سے سرفراز فرمایا۔ اور اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عظیم قربانی کے عوض میں ایک ذبیحہ حضرت جبرئیل جنت سے لے کر آئے اور اسی کو قربان کیا گیا اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو "ذبح عظیم" سے تعبیر فرمایا ہے اور "ترکنا علیه فی الآخرین" کہ کر رہتی دنیا تک اس سنت ابراہیمی کو زندہ رکھنے کا وعدہ فرمایا۔ "سلام علی ابراھیم" فرما کر اللہ نے ابراہیم علیہ السلام پر اپنی سلامتی کا وعدہ فرمایا ہے۔ چنانچہ جہاں نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ وہیں حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم پر بھی صلاۃ وسلام پڑھنا ضروری ٹھہرا دیا ہے. "کذلک نجزی المحسنین" کا مفہوم یہ ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیم نے اللہ کے حکم کی تعمیل کی اسی طرح اللہ نے ان کو انعامات سے نوازا یہ سب اس لئے ہوا کہ " انه من عبادنا المومنین" وہ اللہ کے اوپر ایمان رکھنے والوں میں سے تھے۔ جب انسان اللہ کا نیک اور صالح بندہ بن جاتا ہے تو اللہ کی رحمت اس کو ہر چہار جانب سے اپنے آغوش میں لے لیتی ہے اور اس کے وجود سے وہی کام رو بعمل ہوتا ہے جو اللہ کو پسند ہو اور ہر وہ عمل جو اللہ کو ناپسند ہے اس سے وہ اجتناب کرتا ہے۔ مومن کے لئے حضرت ابراہیم کی پوری زندگی ایک اسوہ ہے جس کو ہر نرم وگرم حالات میں سامنے رکھنا ضروری ہے۔

والسلام علی من اتبع الهدی

☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

منہج سلف صالحین کے فروغ کے لئے کوشاں

ہماری بعض اہم خوبصورت اور معیاری مطبوعات

MAKTABA AL-FAHEEM

Raihan Market, 1st Floor, Dhobia Imli Road
Sadar Chowk, Maunath Bhanjan - (U.P.) 275101
Ph.: (O) 0547-2222013, Mob. 9236761926, 9889123129, 9336010224
Email :faheembooks@gmail.com
Facebook: Maktabaalfaheem

₹ 35/-